رسالہ شوقیہ معروف بہ ہفت گریہ

تالیف

شاہ ابوالمعالیؒ چشتی صابری

مرتّب

انجم طاہرہ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فارسی

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور

ادارۂ تاریخی تحقیق لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

رسالہ شوقیہ معروف بہ ہفت گریہ

تالیف

شاہ ابوالمعالیؒ چشتی صابری

مرتّب

انجم طاہرہ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فارسی

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور

ادارۂ تاریخی تحقیق لاہور

سلسلۂ مطبوعات ادارۂ تاریخی تحقیق لاہور

نام کتاب: رسالہ شوقیہ معروف بہ ہفت گریہ

مؤلف: شاہ ابوالمعالیؒ چشتی صابری

مرتّب: انجم طاہرہ

سال اشاعت: ۲۰۱۰ء

قیمت:

مطبع: آئی ڈاٹ پرنٹرز رائل پارک لاہور

ناشر: ادارۂ تاریخی تحقیق لاہور

فہرست مطالب

حرف مرتّب

رسالہ شوقیہ تصنیف شاہ ابولمعالیؒ چشتی صابری قدس سرّہ تصحیح کے ساتھ حاضر خدمت ہے۔ الحمد للّٰہ کئی مصروفیات کے باوجود عرفانی اسرار و رموز سے بھرپور یہ دلچسپ رسالہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اس کو تدوین کے لئے منتخب کرتے وقت، یہی خیال تھا کہ یہ حضرت شاہ ابوالمعالیؒ کرمانی لاہوری کی تالیف ہے مگر تحقیق و جستجو سے معلوم ہوا کہ دراصل یہ خوبصورت مگر مختصر کتاب حضرت شاہ ابوالمعالیؒ چشتی صابری انبیٹھوی کی کاوش ہے۔

حضرت مرشد آفاق شاہ ابوالمعالیؒ چشتی صابری نے اس کتاب میں گریہ وزاری کی سات اقسام عارفانہ وعاشقانہ درد و سوز سے بیان کی ہیں۔ جن کو پڑھ کر عوام کو تو سرور حاصل ہوتا ہی ہے لیکن خواص حالتِ وجد میں مقام قرب و وصال پاتے ہیں۔

اس رسالے کو مرتّب کرتے وقت دو نسخوں سے استفادہ کیا گیا ہے:

نسخہ ش: ''نسخہ خطی مجموعہ شیرانی'' جسے تدوین و ترتیب میں نسخہ اصل قرار دیا گیا ہے اور متن کی تصحیح میں اسے نسخۂ ش کا نام دیا گیا ہے اور اس نسخہ خطی کا عکس بھی آخر میں دیا گیا ہے۔

نسخہ چ: یہ نسخہ حسب فرمائش حاجی سعید احمد نبیرۂ حضرت شاہ ابوالمعالیؒ مطبع اسلامیہ لاہور سے ۱۳۱۰ھ میں شائع ہوا۔ تصحیح متن میں 'چ' سے مراد مطبوعہ نسخہ ہے۔

اس رسالے کی ترتیب میں جن استادان گرامی نے میری معاونت فرمائی میں

ان کی تہ دل سے شکرگزار ہوں۔ بالخصوص ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی صاحب کہ جنہوں نے متن کی مشکلات کو سلجھانے میں مدد فرمائی اور بطور خاص متن میں موجود ہندی دوہڑے پڑھنے میں میری اعانت کی۔ میں عربی عبارات کی مشکلات کے حل کرنے مین جناب ڈاکٹر خورشید الحسن رضوی اور جناب پروفیسر غلام رسول عدیم کی تہ دل سے سپاسگزار ہوں۔ رسالہ شوقیہ کا قدیم مطبوعہ نسخہ فراہم کرنے پر جناب محمد عالم مختار حق کی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ممنون ہوں اور سب سے زیادہ میں اپنے والد صاحب پروفیسر محمد رفیق صاحب کی شکرگزار ہوں کہ اس موضوع کے انتخاب سے لے کر اس کی تکمیل تک انہوں نے میری معاونت فرمائی۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اس رسالے کی تصحیح میں اگر کوئی لغزش و خطا اس خاکسار کی پائیں تو درگذر فرمائیں۔

۲۳ ستمبر ۲۰۱۰ء انجم طاہرہ

مقدّمہ

برّعظیم پاک و ہند کی سرزمین اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور صاحب شریعت و طریقت وحقیقت ومعرفت اصفیا کا گہوارہ رہی ہے اور یہ حدیقۃ الاولیاء ان کے وجودِ پرنور سے ہمیشہ مہکا رہا اور آج تک سرسبز و شاداب ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کی دینی، سماجی اور سیاسی تاریخ عظمائے تصوّف کے ذکر کے بغیر نامکمل ہے۔ یہ یگانۂ آفاق اور وجد و ذوق میں سمائی ہستیاں عشق الٰہی اور محبّت رسول کریم کی بنا پر ہمیشہ مسحور کن شخصیت کی مالک رہی ہیں۔ دنیا سے بے نیازی کے باوجود مرجوع خلایق ہیں کیونکہ ہمّت و وجودِ درویشان عوام کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

زیرنظر رسالہ ''شوقیہ'' معروف بہ ''ہفت گریہ'' کے مؤلف حضرت قطب صمدانی، مرشد آفاق سید شاہ ابوالمعالی چشتی صابری کا شمار بھی سادات عظّام اور مشایخ کبار میں ہوتا ہے۔ انکا تعلق انبیٹھہ ضلع سہارنپور (صوبہ اتر پردیش) سے ہے۔ شاہ ابوالمعالی کے والد محترم سیّد اشرف نبیسۂ شاہ حافظ محمد انصاری خلیفہ حضرت سلطان العارفین شاہ نظام الدین بلخی ہیں۔ (رسالہ شوقیہ، مرتبہ: بفرمایش حاجی سعید احمد، ص ۲) وہ شاہ ابوالمعالی کی خردسالی ہی میں وفات پا گئے تھے۔ والدہ نے تعلیم و تربیّت کی خاطر آپ کو شیخ محمد صادق گنگوہی (م: ۱۰۵۸ھ) کے سپرد کیا جن کے دامن ارادت سے وابستہ ہو کر انہوں نے فوائد ظاہری و باطنی حاصل کئے۔ شیخ محمد صادق گنگوہی نے وصال کے وقت شاہ ابوالمعالی کو اپنے بیٹے شیخ محمد داؤد (م: ۱۰۹۵ھ) کے سپرد کیا جو خود مظہرِ انوار شریعت و طریقت اور اپنے والد کے مرید و خلیفہ بھی تھے۔ شاہ ابوالمعالی نے خرقۂ خلافت شیخ محمد داؤد سے حاصل کیا۔ فقر میں یگانۂ روزگار تھے اور ذکر جہری

میں مشہور تھے رسالہ شوقیہ کے مرتّب نے اقتباس الانوار مؤلفہ شیخ محمد اکرام براسوی کے حوالے سے لکھا ہے:

"در وجد و سماع توغّل بسیار داشت و در مجاهده و ریاضت مستقیم بوده و در فقر یگانهٔ روزگار و در خلق و تواضح عدیم المثال و درعشق حقیقی و مجازی بی همتا بودوبه مظاهر جمیله فرو رفتگی تمام داشت عمری دراز یافته بود و تمام مدّت عمر خویش به ذکر جهر و استغراق باطن گذرانید۔" (شوقیه معروف به هفت گریه،مرتبه:حاجی سعید احمد،ص ۲)

ان کا سال وفات ۸ ربیع الاول۱۱۱۶ھ/۱۲ جولائی ۱۷۰۴ء (محمد زمان شاہ، گلدستہ بھیکھ ،ص۲۶) ہے اور ان کا مزار گوہر بارانیٹھ میں ہے۔خزینۃ الاصفیا کے مؤلف نے ان کا قطعۂ تاریخ وفات یوں لکھا ہے:

رفت از دنیا چو در خلدِ برین　　پیر رہبر بوالمعالی اہل فیض
سال وصل اوست" تاج التارکین"　　بار دیگر" بوالمعالی اہل فیض"
۱۱۱۶　　۱۱۱۶

شاہ ابوالمعالیؒ کا روحانی شجرہ نسب بارہ واسطوں سے مخدوم علاء الدین صابر

(م: ۶۹۰ھ) اور تیرہ واسطوں سے خواجہ فریدالدین گنج شکر تک پہنچتا ہے۔

اولاد حضرت شاہ ابوالمعالی:

ثمرۃ الفواد میں ان کی اولاد کا ذکر آیا ہے مگر ان کے بارے میں مزید تفصیل بیان نہیں ہوئی:

"حضرت مرشد آفاق راعیال بسیار..."

(شاہ لطف اللہ انبالوی، ثمرۃ الفواد، برگ ۲۷ب)

البتہ ان کے اخلاف میں شاہ محمد فخر الدین اور شاہ مسعود احمد کے نام ملتے ہیں۔

ان کے خوارق وکرامات احاطۂ تحریر سے باہر ہیں مگر بوجہ طوالت رقم کرنا ممکن نہیں یہاں صرف ایک مثال پر اکتفا کی جاتی ہے:

ایک روز تھانیسر میں مشائخ کی ایک مجلس برپا تھی جس میں حضرت شاہ ابوالمعالیؒ، میراں سید بھیکھؒ، شیخ عبدالقادرؒ سنوری، شاہ نصیرالدینؒ (ساکن) کھڑی وال اور سید غریبؒ حاضر تھے۔کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" کے ذکر پر بات چل نکلی۔حضرت مرشد آفاق شاہ ابوالمعالیؒ نے فرمایا کہ: "اگر کوئی دل سے اس کا ورد کرے اور لفظ "لا"، کسی ذی روح کے کان میں کہہ دے تو وہ مرجائے گا اور جب 'الا اللہ' کہے تو دوبارہ زندہ ہو جائے گا۔مجلس میں موجود سب حاضرین نے اس کے مشاہدہ کی درخواست کی۔حضرت اٹھے اور صحن میں بندھی گائے کے کان میں 'لا الہ' کہا تو وہ مرگئی اور جب دوبارہ 'الا اللہ' کہا تو وہ فی الفور اٹھ کھڑی ہوئی اور چارہ کھانے میں مصروف ہوگئی۔ (ثمرۃ الفواد، برگ ۲۵الف)

استادان شیخ ابوالمعالیؒ:

شاہ ابوالمعالیؒ کی زندگی میں شیخ محمد صادق گنگوہیؒ اور شیخ محمد داؤدؒ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں جن کے دامن ارادت وتربیت سے وابستہ ہوکر انھوں نے مراتب عالیہ حاصل کئے اور علوم ظاہری وباطنی سے مستفید ہوئے:

شیخ محمد صادق بن فتح اللہ گنگوہی حنفی چشتی صابری قدس سرّہ (م:۱۰۵۸ھ):

یہ شیخ ابوسعید بن نورالدّین بن عبدالقدوس گنگوہی (م:۱۰۳۹ھ) کے خلیفہ اور بھتیجے تھے اور وجد وسماع اور عشق ومحبت میں یگانہ روزگار تھے۔ ان کی کرامات بے شمار ہیں اور اولیائے کاملین میں سے ہوئے ہیں۔ ان کا وصال ۱۸ محرّم الحرام ۱۰۵۸ھ میں ہوا۔ مزار پُر انوار ان کا قصبہ گنگوہ میں ہے۔ شیخ محمد صادق کے خلفا میں شیخ محمد گنگوہی، شیخ ابراہیم مرادآبادی، شیخ عبدالسبحان سہارنپوری، شیخ عبدالجلیل الہ آبادی، شیخ جمال کاچھو، شیخ یوسف کابلی اور ان کے فرزند ارجمند شیخ داؤد نمایاں ہیں۔ (حدیقۃ الاولیا، صص ۹۳-۹۴؛ مفتی غلام سرور لاہوری، خزینۃ الاصفیا، جلد اول، صص ۴۷۶-۴۷۵)

شیخ محمّد داؤدؒ بن محمّد صادقؒ گنگوہی قدّس سرّہ (م:۱۰۹۵ھ):

صاحب مراتب بلند ومقامات ارجمند یہ بزرگ اپنے والد گرامی شیخ محمد صادق گنگوہی کے مرید وخلیفہ تھے۔ سواطع الانوار (معروف بہ اقتباس الانوار، مصنّفہ: شیخ محمد اکرام براسوی) میں ان کی بہت سی کرامات درج ہیں۔ ان کی نظرِ فیض اثر نے شاہ ابوالمعالیؒ کی روحانی تربیت کی۔ وہ اپنے مرشد اور استاد شیخ داؤدؒ بن محمد صادقؒ کے لئے انتہائی عقیدت واحترام کا اظہار کرتے ہیں:

"پیر دستگیر، شاہ کشور حقیقت، ماہ فلک معرفت، صاحب ولایت، آفتاب سپہر ہدایت، درِ دریای عرفان، باران کرم و احسان، سراج الاولیا، وارث الانبیا، قطب الواصلین، غوث المقرّبین بندگی حضرت شیخ داؤد[بن]صادق الحنفی القدوسی الحسنی قدّس اللہ اسرارهما(شوقیہ، برگ ۱ب)"

ان کا سال وصال ۵ محرم ۱۰۹۵ھ ہے اور مزار گنگوہ شریف میں ہے۔ خوارق و کرامات ان کی بے شمار ہیں۔ اگرچہ ان کے بہت سے خلفا تھے مگر ان میں شاہ ابوالمعالیؒ، شیخ سوندھاؒ، شیخ بُلاقیؒ اور سید غریب اللہ چار بڑے خلفا تھے جن سے علیحدہ علیحدہ سلسلے شروع ہوئے۔ (حدیقۃ الاولیا، مفتی غلام سرور لاہوری، مرتّبہ: محمد اقبال مجدّدی، ص ۹۶؛ خزینۃ الاصفیا، صص ۴۸۳-۴۸۵

ذکر گرامی خلفای حضرت شاہ ابوالمعالیؒ:

یہاں ان چند حضرات القدس کا ذکر کرنا بے جانہ ہوگا جو حضرت شاہ ابوالمعالی کے فیوضات روحانی سے بہرہ ور ہوئے اور ان کے خلفائے عظّام میں شمار ہوتے ہیں:

شاہ علیم اللہؒ فاضل جالندہری (م:۱۲۰۲ھ/۸-۱۷۸۷ء):

سیّد علیم اللہ بن سیّد عتیق اللہ جالندہری سادات الطرفین بزرگ، جامع زہد و ریاضت وحقیقت ومعرفت تھے۔ ان کی بیعت شاہ ابوالمعالی سے اور خلافت سیّد میراں بھیکھ سے ہے۔ علوم ظاہری میں ایسا کمال پایا تھا کہ ان کے مرشد سید میراں

بھیکھ ان کو نام کی بجائے ''فاضل جالندھر'' کہہ کر پکارتے۔ (محمد شجاع الدین، مقالہ: سید علیم اللہ جالندھری، مجلّہ 'دارالفرقان'، لاہور، صص ۳۶۔۳۷) فارسی اشعار ان کے بہت مشہور ہیں اور بہت سی کتابوں کے مؤلف بھی ہیں مثلاً انہارالاسرار، شرح بوستان سعدی، شرح اخلاق ناصری، نزہۃ السالکین، زبدۃ الروایات، نثرالجواہر (ترجمہ فارسی ''نظم الدرر والمرجان'')۔ شجرہ نسب ان کا حضرت زیدؒ بن امام حسنؓ سے جاملتا ہے۔ (مولوی رحمان علی، تذکرہ علمائے ہند، مترجم: محمد ایوب قادری، ص ۳۵۰؛ دیکھئے مقدمہ تصحیح انتقادی ''نزہۃ السالکین''، رسالہ دکتری، مرتبہ: طاہرہ یاسمین، کتابخانہ دانشگاہ جی سی، لاہور، ۲۰۱۱ء؛ حدیقۃ الاولیا، ص ۱۰۶۔۱۰۷)

میراں شاہ بھیکؒ چشتی صابری:

میراں سید بھیک شاہ کھڑامی کا اصل نام ابوسعید ہے۔ میراں بھیک یا شاہ بھیک کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کے والد کا نام حضرت سید محمد یوسف شاہ ہے۔ آپکی ولادت ۹ رجب ۱۰۴۶ھ بمقام سیوانہ شریف ہوئی۔ خلافت ان کی حضرت شاہ ابوالمعالی کی طرف سے ہے اور مرشد نے کھڑام شریف کی ولایت عطا کی۔ شاہ بھیکھ کا یہ شعر شاہ ابوالمعالی کی تعریف میں بہت مشہور ہے:

بھیکھ مالی پرواریاں اور پل میں لکھ لکھ بار
کاگا سے ہنسا کئی اور کرت نہ لائی بار
ترجمہ: (اے) بھیکھ میں مالی (شاہ ابوالمعالیؒ) پر
پل میں لاکھوں بار قربان جاؤں جنہوں نے مجھے
کوّے سے ہنس بنایا اور ذرا دیر نہ لگائی۔

کمالات ظاہری و باطنی میں بے حد معروف تھے آپ اپنے زمانے کے قطب الاقطاب گذرے ہیں۔ توحید کے موضوع پر حضرت کے ہندی اشعار اور دوہڑے بہت مشہور ہیں۔ عرفا کی مجالس میں ان کے اشعار اکثر بہ صورت قوالی پڑھے جاتے ہیں۔ اور شجرہ نسب آپ کا حضرت امام حسینؓ سے جاملتا ہے۔

سال وصال ان کا ۵ رمضان ۱۱۳۱ھ ہے اور مزار مبارک شہر پٹیالہ سے پندرہ میل کے فاصلے پر قصبہ کہڑام شریف میں واقع ہے۔

ان کے مریدین اور خلفا کی فہرست خاصی طویل ہے۔ مریدین میں بادشاہِ ہند سلطان معین الدّین فرخ سیر بھی شامل ہیں اس کے علاوہ وزیر اعظم ہند اور دہلی میں سنہری مسجد کے بانی نواب روشن الدّولہ کو بھی ان کی ارادتمندی کا شرف حاصل ہے۔ لاہور میں سنہری مسجد کے بانی نواب میر سید بھکاری خاں بھی ان کے مرید تھے۔ (محمد زمان شاہ، گلدستہ بھیکھ، صص ۱۹، ۲۰، ۲۶، ۲۷؛ تاریخ لاہور، کنہیا لال، صص ۱۶۲۔۱۶۳)

شاہ عبدالرشیدؒ جالندھری:

جالندھر کے سادات عظام میں سے ہیں۔ والد کا نام سید اشرف تھا۔ راہ طریقت میں شاہ ابوالمعالیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور مرشد کے حکم سے مزید تعلیم و تربیت میراں سید بھیکھ سے حاصل کی اور ان سے خرقۂ خلافت پایا۔ ۱۱۲۱ھ میں وصال فرمایا۔ (حدیقۃ الاولیا، ص ۹۸)

رسالہ شوقیہ معروف بہ ہفت گریہ

اس رسالے کی تصحیح وتدوین دو نسخوں کی مدد سے کی گئی ہے جن کا تعارف درج ذیل ہے:

نسخہ خطی رسالہ 'شوقیہ' مجموعہ حافظ محمود شیرانی، پنجاب یونیورسٹی لائبریری:

پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور کے ذخیرہ شیرانی میں حضرت شاہ ابو المعالی چشتی صابری کا رسالہ شوقیہ شمارہ ۱/۱۰۲۷/۴۰۷۹ (ڈاکٹر محمد بشیر حسین، فہرست مخطوطات شیرانی، جلد دوم، ص ۲۳۵) کے تحت موجود ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام مؤلف: شاہ ابوالمعالی (م: ۱۱۱۶ھ/۱۷۰۴ء)

صفحات: ۱۲

نام کاتب: محمّد جمال بن سیّد حسن علی الجالندہری

سال کتابت: دوازدہم شہر صفر ۱۲۱۹ھ/ ۲۳ مئی ۱۸۰۴ء

خط: خط نستعلیق مایل بہ شکستہ

سطور: ۲۱، ۲۲، ۲۵ (متفرق)

تقطیع بیرونی: ″۸.۷×″۵

تقطیع اندرونی: ″۹ ۴. ×″۶.۲×″۳.۷ مجدول بہ دوسطری

عربی عبارات: بخط نسخ

متن کے گرداگرد دوسطری جدول ہے۔ ترقیمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب محمد جمال نے یہ کتاب سید اؤد ولد حاجی شاہ کے لئے لکھی جس کا ثبوت متن کے آغاز میں ثبت درج ذیل مہر سے بھی ملتا ہے:

[مہر]: سیّد داؤد ولد حاجی شاہ ۱۲٤٠ھ

متن کی تصحیح کرتے وقت اس نسخہ کو "ش" کہا گیا ہے۔

آغاز:

"حـمـدِ متـوافـر و ثـنای متکاثر مر محبوب حـقیقی و مطلوب ازلی را که محبّان سرتاپا نیـاز و طالبان کشتگان ناز خودِ را به جهتِ دفـع کـدورت و مـلالتِ خاطر شان امر به تـضرّع و زاری کـه لازمـهٔ (٥) عشق و محبّت است، کرده..."

اختتام:

لیـکن آنچه به تقاضای وقت به ضرورت در بیـان آمـده ایـن بـود که مذکور شده "وَاللّٰه اَعُـلَـمُ بِـالـصَّـوَاب تَـمَّـتْ بِالْخَیر (رسـالـه شوقیه، برگ ٦ ب)

ترقیمہ:

"اللّٰهُمَّ اَعْطِنی مَشاهدتك وَ لِقَائِكَ وَرِضَائِكَ
وَ ثَبِّتْنِی عَلٰی طُرُق دِینِ حَبِیبِكَ مُحَمَّد صَلّی
اللّٰه علیه و سلّم و عَلی آلِه وَ اَصْحَابِه وَ اِتباعِه
وِ بارِكْ وَسَلّم.

تمّت الرساله الشریفه المسمّاه به شوقیه در
بیانِ حالت گریه تصنیف حضرت شاه ابو
المعالی قدس اللّٰه اسرارهم . به پاسِ خاطرِ
مقبول جناب الودود سیّد داؤد ولد سیّد
حاجی شاه به یدِ خطِ احقر العباد المتعال
محمّد جمال بن سیّد حسن علی
الجالندهری به موجبِ گفتهٔ سیّد مذکور به
یونی [کذا] تمام مرقوم رفته به تاریخ
دوازدهم شهر صفر عنقریب عرس حضرت
سیّد علیم اللّٰه جیو به مطابق ۱۲۱۹ هجریه
مقدسه."

نسخہ مطبوعہ رسالہ شوقیہ معروف بہ ہفت گریہ

اس نسخہ کا نام متن کی تصحیح میں "چ" رکھا گیا ہے۔ اس رسالہ کی نقل مشہور محقق، فاضل جناب محمد عالم مختار حق نے اپنے ثروتمند کتابخانے سے عنایت فرمائی جس کے

لئے مرتب ان کی شکر گزار ہے۔ اس رسالے کا نام سرورق پر اس طرح سے لکھا ہے۔

"رسالۂ شوقیہ المعروف بہ ہفت گریہ"

یہ رسالہ نبیرۂ حضرت شاہ ابوالمعالی کے ایما پر چھپا جو سرورق پر یوں مرقوم ہے۔

"سید شاہ حاجی سعید احمد صاحب رئیس قصبہ انبٹھ
ضلع سہارنپور و اتالیق ولی عہد صاحب بھادر
ریاست مالیر کوٹلہ و نبیرہ حضرت مصنفؒ در ماہ
جمادی الاولی، ۱۳۱۰ھ در مطبع اسلامیہ، لاہور
باہتمام مولوی کریم بخش مالک مطبع رونمای
مشتاقان گردید۔"

نسخہ خطی انڈیا آفس لائبریری

رسالہ شوقیہ کا ایک خطی نسخہ انڈیا آفس لائبریری (موجودہ برٹش لائبریری) لندن میں شمارہ ۱۹۲۴ کے تحت رسائل کے مجموعہ میں دسویں نمبر پر برگ ۵۷ب تا ۸۵الف موجود ہے۔ یہ مخطوطہ بوجوہ حاصل نہیں کیا جاسکا۔

Ethe.Hermann.Catalogue of Persian Manuscripts in the Library of India Office ,Vol.1,London,1903.

ظہور الدین احمد، پاکستان میں فارسی ادب کی تاریخ، ص ۳۹-۴۰

وجہ تالیف رسالہ شوقیہ

شاہ ابوالمعالی چشتی صابری نے اس رسالے کی تالیف کا سبب یوں بیان کیا ہے کہ خواجگان چشت کے عرس کے موقع پر ایک روز طالبان حق کی مجلس آراستہ تھی اور حالتِ سماع میں اکثر حاضرین محفل کا ذوق وشوق اور گریہ وزاری اس حد تک پہنچا ہوا تھا کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی اور ماحول رقّت آمیز اور پُرسوز تھا ایسے وقت میں غافلان راہِ طریقت میں سے ایک نے دردِ عشق میں سوزاں فقرا پر اعتراض کیا کہ حالت قرب و وصال میں گریہ وزاری کیسی؟ آہ وفریاد تو فراق وجدائی کے وقت ہوتی ہے یہاں اس کا کیا موقع ہے؟ اس خاکسار (ابوالمعالیؒ) نے طریق صوفیہ سے غافل اس نافہم کو سمجھانے اور وقت کے تقاضے کے پیش نظر یہ رسالہ تالیف کیا اور اس میں گریۂ خاص اور گریۂ عام کی وضاحت نہایت مؤثر اور دلنشین انداز میں کی ہے:

"ابوالمعالی کہ در بندِ نفسِ شریر
اسیراست، چنین گوید کہ این رسالہ ایست
در بیان گریۂ خاص وعام مسمّی بہ
شوقیہ."

اس کے علاوہ گریہ وزاری کو اقسام کے لحاظ سے سات حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس رسالے کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مصنف نے اپنے دلائل کی وضاحت میں خواجہ حافظؒ، مولانا رومؒ، حضرت حسانؓ بن ثابت اور دیگر عرفا کا کلام پیش کیا ہے۔ رسالے کا طرزِ بیان جوش وخروش اور واعظانہ رنگ لئے ہوئے ہے۔ اس کی عبارت رواں اور سلیس ہے لیکن کہیں کہیں مقفّٰی و مسجع کلمات کا استعمال نہایت

خوبصورتی سے کیا ہے:

"امّا بعد ذرۂ حقیرِ بادیۂ بینوایی، کمترین
فقیرِ زاویۂ تنهایی، سوختۂ آتش فراق،
دوختۂ ناوکِ اشتیاق، مفلسِ بی مایه،
گدای بی پایه، [۱ب] خاکروب خانقاهِ پیر
دستگیر..." (شوقیه: برگ ۱ الف ـ ۱ ب)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر ظہور الدین احمد نے 'پاکستان میں فارسی ادب کی تاریخ (عہد جہانگیر سے اورنگزیب تک)' شاہ ابوالمعالیؒ قادری کرمانی لاہوری مرید وخلیفہ سید داؤد کرمانی شیرگڑھی کے حالات بیان کرتے ہوئے رسالہ شوقیہ کو غلطی سے ان کی تصنیف بتایا ہے۔ (ص ۳۹۔۴۰) ڈاکٹر محمد بشیر حسین نے بھی فہرست مخطوطات شیرانی جلد دوم میں یہ رسالہ شاہ ابوالمعالیؒ کرمانی (متوفی ۱۰۲۴ھ) کی تالیف قرار دیا ہے۔ (ص ۲۳۵) اسی طرح ڈاکٹر محمد اختر چیمہ نے بھی رسالہ شوقیہ کو شاہ ابوالمعالیؒ قادری کرمانی لاہوری کی تالیفات ہی کی ذیل میں لکھا ہے۔ (دانش، شمارہ ۶۲۔۶۳، ص ۱۶۴۔۱۶۵) جس کی تردید محمد عالم مختار حق صاحب نے اگلے ہی شمارے میں کر دی

رسالہ شوقیہ کا انداز بیان نہایت مؤثر، دلنشین اور مدلّل ہے۔ مصنّف نے اپنے دلائل کو ثابت کرنے کے لئے مختلف اشعار اور قرآن وحدیث اور بزرگوں کے اقوال سے استناد کیا ہے:

ای برادر! رموز اسرار عشق کہ از جانبین
میان عاشق و معشوق سر می کشند، و بہ
ظهور می پیوندند و عاشق را گاهی در

خنده و گاهی در گریه می آرند،هیچ کسی
را از لذّت و شوق آن بوی هم در دماغ
نرسد و احدی حلاوت و نشاط باد غم و
عشق و محبوب حقیقی هرگز نیابدتا آنکه
در عشق مطلوب ازلی به بی کسی و بی
خودی و گمنامی و خونخواری حیران و
سرگردان و رسوای جهان نگرددو خود را
به ریاضتِ شاقه و به آتشِ مجاهده و فقر و
فاقه سوخته و خسته و شکسته و از همه
چیزها رسته نگرداند. چنانچه بزرگی
می فرماید :

نظم

هرگز نشوی شیر بیابان حقیقت
تا خوار شده چون سگ بازار نگردی
اسلام حقیقی به دلت رونماید
تا پاك ز تسبیح و ز زنّار نگردی
هرگز نگشاید به دلت سرّاناالحق
منصور صفت تا به سر دار نگردی

عزیزی دیگر در همین معنی می گوید

غزل

ای دل به هوس بر سرِ کاری نرسی
تا غم نخوری به غمگساری نرسی
تا خاكِ ترا کوزه نسازند کلالان
هرگز به لبِ لعلِ نگاری نرسی
تا همچو حناسوده نگردی به ته سنگ
هرگز به کفِ پای نگاری نرسی
تا شانه صفت سر نه نهی در ته آرّه
هرگز به سرِ زلفِ نگاری نرسی
تا نان صفت در نه تپی بر سر تابه
هرگز به لب و کام نگاری نرسی

ان کی تحریر آہنگ وموسیقیت سے بھرپور ہے۔

هر چند فراق بسیار، عشق بیشمار و هر چند عشق بیشمار،عاشق بیقرار وهر چند عاشق بیقرار، معشوق در کنار و هر چند معشوق در کنار، عاشق دل افگار و هر چند عاشق دل افگار، عشق آبدار.

اس کتاب کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں مؤلف نے عرفانی مطالب کی وضاحت کے لئے ہندی دوہڑوں سے بھی استناد کیا ہے جس سے انکی نثر ونظم میں

چاشنی آ گئی ہے۔

ھون ساجن سنگ جر بوجھی اور کھیہ اڈائی باو

سمن اجھون نہ چھووتی، انچر کا اورجھاو

ترجمہ: میں ساجن کی محبت میں جل بجھی اور میری
راکھ بھی ہوا اڑا لے گئی۔ سکون اب بھی حاصل نہ
ہوا یہ سب گویا کسی منتر کا الجھاو ہے۔

نگر نگرا ور گانوؤں گانو

کیوں چھاڈ سبہ ٹھاٹھ [اور]ٹھانو

کا کو گھر کا کر مردی آیا

ٹھاکر سبھ چاکر جیون کھایا[کذا]

ترجمہ: اپنا وطن اور ٹھاٹھ باٹھ چھوڑ کر کیوں شہر شہر اور
گاؤں گاؤں پھر رہے ہو۔

پھلے کونی دھن چلی کر دلھن کا بھیس

نینوں روے من ھسے چلی پیا کے دیس

ترجمہ: پہلی بار نیک بخت (عورت) چلی دلہن کا
روپ اختیار کر کے۔
اس کی آنکھیں رو رہی ہیں اور دل ہنس رہا ہے وہ پیا کے دیس جا رہی ہے۔

جب ھو ں ھوتی[ھوتے] میت سروپ

تب ھم رھتی[رھتے]تمھرے روپ

اب ھم [تم] لیا گیا میں باس

تم بھئے ٹھاکر ھم بھئی داس

ترجمہ: اگر میں محبوب کی طرح حسین ہوتی تو
تمہارے ساتھ رہا کرتی۔
اب ہم نے 'گیا' میں قیام کر لیا ہے۔ اب تم مالک
ہو اور ہم تمہارے نوکر۔

منجھن جین جگ جنم کے برہ نکینا چاو

سونے گھر کا پاہُنا جیوں آیا تیوں جاؤ

ترجمہ: مجھے جیتے کئی زمانے گذر گئے (تاہم) ہجر
نے مجھے خوشی سے ہمکنار نہیں کیا۔
(جیسے) خالی گھر کا مہمان (مایوس) ہوکر واپس چلا جاتا ہے۔

رساله شوقیه

[الف] باسم یا فتاح(۱)

[مهر]: سید داود ولد حاجی شاه ۱۲۴۰ه

رَبِّ یَسِّرْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ و تمّم بِالْخَیْر(۲)

حمدِ متوافر(۳) و ثنای متکاثر مر محبوب حقیقی و مطلوب ازلی را که محبّان سرتاپا(۴) نیاز و طالبان کشتگان ناز خود را به جهتِ دفع کدورت و ملالتِ خاطر شان امر به تضرّع و زاری که لازمهٔ(۵) عشق و محبّت است، کرده که آیهٔ کریمه(۶): "فَلْیَضْحَکُوا قَلِیْلاً وَّ لْیَبْکُوا کَثِیْرًا " ۱ تا شب و روز دردمندانِ جانباز در عینِ وصال به گریه و ناله و به اضطراب و حیرت(۷) در جوش و خروش اند.

بیت

بی قراریِ عشقِ شور انگیز
شور و غوغا فگنده(۸) در عالم

زمزمهٔ "یُحِبُّهُمْ" ۲ بی قراری در عالم فکند و غلغلهٔ "یُحِبُّوْنَهٗ" ۳ شور در جهان انداخت.

بیت

یُحِبُّهُم و یُحِبُّونَه چه اسرار است
درون پرده مگر خویش را خریدار است

انسان بیچاره را گاهی به خطاب "اُولٰئِكَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ" ۴ مخاطب ساخته و گاهی به تشریف شریف "وَ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِی اٰدَمَ" ۵ مشرّف گردانیده و در حقیقت آنست که عارفی می فرماید:

بیت

عاشقِ حسنِ خود است آن بی نظیر
حسنِ خود را خود تماشا می کند

و درود بی شمار(۹) و تحیّت بسیار(۱۰) بر افضل موجودات و اکملِ مخلوقات، مظهرِ ربوبیت و جامع محبّیت(۱۱) و محبوبیت، هادیِ سبل(۱۲)، خاتمِ رسل، احمدِ مجتبیٰ، محمّد مصطفیٰ(۱۳) صلّی اللّٰهُ عَلَیهِ و علی آله و اصحابه و اتباعه و سلم(۱۴) که از راهِ لطف و مرحمت که در حقِ امّتِ خود دارد و(۱۵) سالکانِ طریقِ محبّت را به جهت طهارتِ باطن بدین نوع مامور ساخته، حدیث(۱۶): "اِبْکُوْا وَ اِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکُوْا" ۶ تا علی الدّوام عاشقانِ سر انداز بدین حال موصوف اند،

بیت

به رقص اندر آیند دولاب وار(۱۷)
چو دولاب(۱۸) بر خود بگریند زار

امّا بعد ذرهٔ حقیرِ بادیهٔ بینوایی، کمترین فقیرِ زاویهٔ تنهایی، سوختهٔ

آتش فراق ،د وختهٔ ناوکِ اشتیاق ،مفلسِ بی مایه، گدای بی پایه ،[۱ب]خاکروب خانقاهِ پیر دستگیر ،شاهِ کشورِ حقیقت(۱۹)،ماهِ فلکِ معرفت، صاحب ولایت، آفتابِ سپهرِ هدایت،درّ دریای عرفان،بارانِ کرم و احسان،سراج الاولیا،وارث الانبیاء،قطب الواصلین،غوث المقرّبین بندگی حضرت شیخ داؤدِ صادق الحنفی القدوسی الحسنی قدّس اللّٰه اسرارهما(۲۰) ابوالمعالی که در بندِ نفسِ شریر اسیراست،چنین گوید که این رساله ایست در بیان گریهٔ خاص وعام مسمّٰی شوقیه.

و موجبِ تالیفِ این کلماتِ شوق چنان بود که روزی از روزهای موسم عرس خواجگان چشت اهل بهشت قدس اللّٰه اسرارهم درمیان بوده و مجلسِ فردوس آسا ترتیب یافته بود،اکثر یارانِ محرم اسرار حق و طالبان کردگار مطلق حاضر بودند ،ذوق و شوق و(۲۱) گریه و زاری و(۲۲) آه و ناله در حالتِ استماع سرود به حدی رسیده بود که هیچ کس از هیچ یکی خبری(۲۳) نداشت چنانکه(۲۴) درو دیوار و زمین و زمان بلک(۲۵) ساکنان آسمان را هم رقّتی وشورشی در پیش بود. در چنین وقت چندین منکزان راه طریقت و غافلان از سبیلِ حقیقت بر گروهِ فقرای سوخته های دردِ عشق با خودی خود متعرض و مزاحم بودند. ناگاه شخصی بی آگاه از آنها به طریقِ انکار سوالِ ناساز گار آغاز نمود که گریهٔ این کسان دلالت بر نایافت(۲۶) محض می کند چرا که تقاضای گریه در هنگامِ بُعد و

جدایی است نه در حالت قربُ و وصال. و این اعتراض از محض بی دانشی طریق علیه عالیه(۲۷) صوفیه بود،بنا بر آن این خاکسارِ بی مقدار به موجبِ اشارتِ وقت در جواب آن هرزه گوی نا فهم به تفصیلی که مذکور خواهد شد،تقریر نمود که ای عزیز! گریهٔ هر کس به قدرِ فهم و حالتِ او ست. گریهٔ عام دیگر است و گریهٔ خاص دیگر.

بیت

هر کسی را بهر کاری ساختند
میل آن را در دلش انداختند(۲۸)

رجای واثق از هر صاحبِ شوقی که درین اوراقِ متفرقه نظر کنند، آن است که اگر جایی سهوی و خطایی واقع شده باشد حِسْبَةً لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِه اصلاح فرمایند.

بیان حالت گریهٔ اول(۲۹)

آنکه اگر مردی دردمند و صالح باشد البته از شنیدنِ سرود به رقّت و نرمی دلِ صنوبری که آن دل هر چند به شغل و سلوک تعلّق نداشته باشد،در گریه و زاری می آید،(۳۰) آه و ناله می نماید. اگرچه آن را نه ذوقِ شغل است و(۳۱) نه شوقِ عشق ،محض از رقّت و نرمیِ دل یا از هیبتِ عذابِ قبر و عقابِ دوزخ یا از افسوسِ تهی دست رفتن ازین عالم یا از دهشتِ حشر و نشر و یا از بی توفیقیِ اعمال نیک و یا

ورای این چیزهایی که لایقِ سعادتمندیِ روزِ آخرت نباشد و (۳۲) یا به سببهای اندوهِ دنیوی (۳۳) به هر حال که باشد می گرید و می نالد هیچ خبر (۳٤) از مجاز به حقیقت و هیچ طلب(۳۵) از غیریت به عینیت ندارد.فی الجمله حق سبحانه و تعالیٰ سرود[۲الف] و آوازِ حزین را لطافتی بخشیده است که دل همه را چه انسان و غیر وی به رقّت و حرکت می آرد و حالتِ اصلی او را به یاد می دهد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ.

حالت گریهٔ دوم (۳٦)

آنکه صوفی مبتدی ناسوتی محض از بسیاری وردِ فراقِ محبوب و ازکثرتِ اندوه نا دیدنِ مطلوب که دران هیچ ذوقِ نمود(۳۷) و شوقِ شهود نیست، می طپد و می سوزد و می گرید و می نالد.امّا این شور(۳۸) و اضطراب را نمی داند که از کجا است؟ و از چیست؟و به دستِ آن شور و تپش بدان گونه مبتلا و مقیّد می شود چنانچه مردی مرتعش وقتی که در اندامِ آن شخص معذوری باد (۳۹) که سخت ترین امراض است، پیدا شود و(٤۰)هیچ اختیار به دست خود ندارد و بی اختیار مرضِ رعشه وجودش را در لرزه و جنبش می آرد و(٤۱) به نوعی که شجر در کف باد صرصری (٤۲) بی اختیار است،هر طرفی که باد بگرداند،بگردد و به هر روشی که اندازد،بیچاره وار بیفتد.پس درین هنگام ناکام از بی اختیاری بی قراری نماید چنانچه حضرت شیخ

فریدالدین گنج شکر قدس سرّه (٤۳)می فرماید که رقص طلب است و رقص طرب،جز این هر دو شور و شغب است.

بیت

اگر تو یار نداری چرا طلب نکنی
و گر به یار رسیدی چرا طرب نکنی

پس ای عزیز !احوال صوفیِ مبتدی بدین نوع است و حالات و اطوار(٤٤) درین ضمن نیز(٤۵)بسیار اند،خدا داند یا آن کسی داند که بر وی آن احوال بیاید(٤٦).در اسرارِ الٰهی مرا و ترا هیچ (٤۷) اطلاعی نیست یعنی خدای تعالیٰ به جمیع شي عالم" وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَيءٍ عَلِیْم" ۷.لیکن این صوفی هم بجز(٤۸) دردِ عشق هیچ خبر از انوار واسرارِ مراتب ربّانی و کیفیات سبحانی(٤۹) ندارد.همین از دردِ عشق می گرید و می نالد و بس.

حالتِ گریه سوم (۵۰)

آنکه صوفی سالك اهلِ نظر را وقتی پیش آید که چشمِ باطن بر حسنِ جمالِ محبوبِ حقیقی می افتد و از بس زیبایی و رعنایی جمال مطلوب ازلی که می بیند،از خود بی اختیار شده شیفته و فریفته روی دوست می گردد و در جوش و خروش می آید و(۵۱) بیهوش و مدهوش می شود و(۵۲) از غایتِ حب و عشق و از نهایت شورو

اضطراب با لذّتِ حضوری در گریه و زاری می آید و(٥٣) آه و نالهٔ بی شمار می نماید چنانچه خواجه حافظ رحمة الله می فرماید

غزل (۵۴)

بلبلی برگ (٥٥) گلی خوش رنگ در منقار داشت
و اندران برگ و (٥٦) نوا خوش نالهای (٥٧) زار داشت
گفتمش در عین وصل این ناله و فریاد چیست
گفت ما را جلوهٔ معشوق در این کار داشت

و موافق این حال محقّقی دیگر می فرماید، مثنوی (٥٨):

وزین(٥٩) اندیشه سرگردان چه گویم
چه گویم چون نمی دانم چه گویم
ازان ساعت که بر کف دارم این جام
تحیّر بینم از آغاز و انجام
[٢ب]ز تن آگه نیم از جان چه پرسی(٦٠)
درو گم گشته ام از من چه پرسی
زهی حیرت که چشم راه بین راست
نمی آید به گفتن آن و این(٦١) راست

بیت

این شرح بی نهایت کز حسن یار گفتند
حرفی است از هزاران کاندر عبارت آمد

ای برادر! رموز اسرار عشق که از جانبین میان عاشق و معشوق سر می کشند، و به ظهور می پیوندند و عاشق را گاهی در خنده و گاهی در گریه می آرند، هیچ کسی را از لذّت و شوق آن بوی هم در دماغ نرسد و احدی حلاوت و نشاط باد (٦٢) غم و عشق و محبوب حقیقی هرگز نیابد(٦٣) تا آنکه در عشق مطلوب ازلی به بی کسی و بی خودی و گمنامی و خونخواری حیران و سرگردان و رسوای جهان نگردد(٦٤) و خود را به ریاضتِ شاقه(٦٥) و به آتشِ مجاهده و (٦٦) فقر و فاقه سوخته و خسته و شکسته و از همه چیزها رسته نگرداند. چنانچه بزرگی می فرماید :

نظم

هرگز نشوی شیر بیابان حقیقت
تا خوار شده چون سگ بازار نگردی
اسلام حقیقی به دلت رونماید
تا پاك ز تسبیح و ز زنّار نگردی

هرگز نگشاید به دلت سرّ اناالحق
منصور صفت تا به سر دار نگردی

عزیزی دیگر در همین معنی(۶۷) می گوید.

غزل

ای دل به هوس بر سرِ کاری نرسی
تا غم نخوری به غمگساری نرسی
تا خاکِ ترا کوزه نسازند کلالان
هرگز به لبِ لعلِ نگاری نرسی
تا همچو حنا سوده نگردی به ته سنگ
هرگز به کفِ پای نگاری نرسی
تا شانه صفت سر نه نهی در ته ارّه
هرگز به سرِ زلفِ نگاری نرسی
تا نان صفت در نه تپی بر سر تابه
هرگز به لب و کام نگاری نرسی

اَنشَدَ حَسّانُ ابنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تعالی عَنهُ هذا الشّعرا:۸

قُلُوبُ الْعَارِفِینَ لَهَا عُیُونٌ
تَرَی مَا لَا یَرَاهُ النَّاظِرُونَا
وَ اَلْسِنَةٌ بِسِرٍّ قَدْ تُنَاجِی
تَغِیبُ عَنِ الْکِرَامِ الْکَاتِبِینَا

وَ اَجْنِحَةٍ تَطِیرُ بِغَیْرِ رِیشٍ
اِلَی مَلَکُوتِ رَبِّ الْعَالَمِینَا
فَتَسْرَحُ فِی رِیَاضِ الْقُدْسِ طَوْرًا
وَ تَشْرَبُ مِنْ شَرَابِ الْعَارِفِینَا
فَاَوْرَثَهَا الشَّرَابُ لِسَانَ ذَوْقٍ
یَفُوقُ عَلَی عُلُومِ الْعَالِمِینَا
شَوَاهِدُهَا عَلَیْهَا نَاطِقَاتٌ
تُبَیِّنُ کِذْبَ دَعْوَی الْمُدَّعِینَا

آری درین باب عزیزی فرموده است: (۶۸)

بیت

میانِ عاشق و معشوق رمزیست
کِراماً کاتِبین را هم خبر(۶۹) نیست

ای عزیز اگر واقعه(۷۰) همچنین است پس هیچ کس را در(۷۱) حرف و حکایت و بحث و مباحثه دخل و گنجایش نیست زیرا که عشق دیگر است و سخن عشق گفتن دیگر.

بیت

فرقی میان عابدوعاشق نهاده اند

این خوش به عشق کار بود وان(۷۲) به کار عشق

بیت

عشق می نازد به حسن و حسن می نازد به عشق

آری آری این دو معنی عاشق یك دیگر اند

دیگر می فرماید:(۷۳)

بیت

پاك بین از نظر پاك به مقصود رسی(۷٤)

اَحوَل[۳الف] از چشم دو بین در طمعِ خام افتاد

چرا که کسوت کونی خاك در چشم محجوبان می اندازد و مهجور و دور می دارد. پس عام را درینجا ازین اسرار چه خبر؟ که همه پوست دیدند و از مغز آگاه نگشتند(۷۵) در خاص گیر و بهره ازین نظر که همه دوست دید.

بیت

محرم دولت نبود هر سری

بارِ مسیحا نکشد هر خری

بیت

صورت پرست غافل معنی چه داند آخر

گویا جمال جانان پنهان چکار دارد

ای عزیز !این گریه خوش گریه است(۷٦) که درجهٔ اعلی و رتبهٔ والا دارد. این گریه را فراق وصال گویند نه محض فراق نامند چنانچه بزرگی ازین حال (۷۷)می فرماید:

بیت

می نالم از جدایی تو دم بدم که (۷۸)چو نی

این طرفه تر که از تو نیم یك نفس جدا

معلوم باشد که فراق وصال چیست و وصالِ فراق(۷۹) چه معنی دارد(۸۰) یعنی تا آنکه بود و نابودِ (۸۱)عاشق درمیان است عاشق از نهایت حرارت عشق و از بس غلبهٔ حب با محبوب چنین معیّت می خواهد که صفت محبوب(۸۲) بودِ و جود (۸۳) مجاز درمیان نماند و لذّت وصل محبوب حقیقی بی تعین مجاز نگردد. (۸٤)

این(۸۵) نمود اضافی و اثر او به حکمِ آیه کریمه "یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ"۹ برخیزد.و(۸٦) بعده هرچه کند به او کند و هر چه بیند به او بیند و هر چه خواهد به او خواهد و هر چه شنود به او شنود و هر چه گوید به او گوید همه یکتای شود و هم(۸۷) دویی درمیان نماند و مضمون "نَحْنُ رُوحَانِ حَلَلْنَا بَدَناً" ۱۰اینجا شامل حالِ او آید و به مقتضای فحوای این حدیث قدسی "کُنْتُ سَمْعَه وَ بَصَرَه وَ یَدَه (۸۸)وَ لِسَانَهُ" ۱۱ روی نماید. پس ازآنکه ازین حال چون اندکی فرود (۸۹)آید به غلبهٔ لذت آن (۹۰) سکر این غزل ادا نماید:

غزل

قصهٔ شمع از دل پروانه پُرس
حالِ گل از بلبل دیوانه پُرس
زاهدان را از نماز و روزه گوی
عاشقان را از درِ (۹۱)میخانه پرس
عندلیب مست داند قدرِ گل
چغد را از گوشه و ویرانه پرس

و خواجه حافظ رحمة اللّٰه درین باب نیز می فرماید(۹۲):

غزل

بیا ای شیخ در خمخانهٔ ما
شرابی خور که در کوثر نباشد
بشو اوراق گر همدرس مایی
که علم عشق در دفتر نباشد
غنیمت دان و می خوردر گلستان
که گل تا هفتهٔ دیگر نباشد

بیت

قاسما! (۹۳) زاهد ما دردو گنه افتاد است
خود ننوشد (۹٤) و دگر طعنه زند مستان را

جانِ من! این نکته ایست پنهان تا باطن را به ذکر اللّٰه تصفیه ندهی و هستی خود را در راهِ او تاراج نسازی آفتاب این دولت هرگز بر تو پرتو نیندازد.و هر کس را ازین گریه نمی باشد و شایان این گریه و زاری هر کس نیست مگر عاشق صادق "اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ شَوْقَكَ وَ حُبَّكَ وَ عِشْقَكَ وَ مَعْرِفَتَكَ فِی الدَّارَیْنِ بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ الثَّقَلَیْنِ" ۱۲ لیکن این صوفی را نیز عقل معاد باقی می ماند و محو مطلق نشده است.

حالت گریۂ [۳ب] چهارم

آنکه صوفی سالك را حق سبحانه تعالیٰ (۹۵)وقتی نصیب می کند که دران وقت از نزول حضوری انوار جمال و جلال(۹٦) محبوب حقیقی بود،وجود خدا را می بیند که از دست می رود و (۹۷) تمامی خواهد رفت و هرگز بابودِ وجود نخواهد ماند و می داند که آن حال ما را از خود ربوده و در خود (۹۸)محو و متلاشی خواهد کرد(۹۹) و از بودِ وجودِ من هیچ نخواهد گذاشت.پس از ترسِ نابود شدن و گم گردیدنِ خویش می گرید و می نالد:

"دوہرہ" ۱۳

پهلے کونی دهن چلی کر دلهن کا بهیس

نینوں روے من هسے چلی پیا (۹۹ الف) کے دیس

و این بیت موافقِ حال بر زبان می راند(۱۰۰):

بیت

فغان[که] یار می آید بدان آیین که می دانی

ترا دیدار ارزانی که من از خویشتن رفتم

و خواجه حافظ علیه الرّحمة نیز از همین حال خبر می دهد (۱۰۱):

بیت

همی ترسم که حافظ محو گردد

چه شور است این که در سر دارم امشب

دیگری می گوید:

بیت

تو آفتاب وش و سایه وش رضای را (۱۰۲)

ز در(۱۰۳) در آمدی از خانه اش برون کردی

درین حال اضطراب می نماید و می گوید هیهات کاشکی به این حال بود وجود خویش می ماندم و جمالِ کمالِ محبوب حقیقی را مطالعه می کردم و حظِ حسن چنانکه هست ،می گرفتم چنانچه بزرگی می فرماید:

غزل (۱۰۴)

به شرط آنکه منت بنده وار در خدمت

ستاده باشم و تو شاه وار بنشینی

مرا شکیب نمی آمد ای مسلمانان

ز روی خوب "لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِی" ١٤

هر چند خواهش و آرزوی سالك بر این است اما هرگز میسر نمی شود چنانکه فتیلهٔ موم و آتش هر چه(۱۰۵) فتیلهٔ موم می خواهد که بر حال خود بر پا باشد و مطالعه جمال شمع(۱۰۶) را با بودِ وجود خویش بکند و لذت و عیش چندانکه تواند تمامی (۱۰۷)بگیرد و هرگز حاصل نمی شود که خود باشد و جمالِ شمع را مطالعه کند هر قدر که به شمع می پیوندد،رخت خود از میان بر می بندد(۱۰۸):

بیت

هر آن قدر که تو نزدیك می شوی با دوست
یقین بدان که ترا از تو دور خواهد کرد

ازین حسرت و حیرت(۱۰۹) می سوزد و می گرید لاکنَ(۱۱۰) هیچ فایده ندارد چرا که اگرچه آرزوی فتیلهٔ موم بر این است اما آنچه کار آتش است به او می کند و او را با بودِ او نمی گذارد و ازو می برد و (۱۱۱) در خود محو می سازد و عین آتش می گرداند.در این محل است عاشق را حالت "اِذَا جَآءَ نَهرُ اللّٰهِ بَطَلَ نَهرُ عِیسٰی" ۱۵ مفهوم می گردد و هستی مجاز او را به حکم آیت کریمه اِنَّ المَلُوكَ اِذَا دَخَلُوا قَریَةً اَفسَدُوهَا وَ جَعَلُوا اَعِزَّةَ اَهلِهَا اَذِلَّةً ۱۶ به خاك مذلّت و گمنامی(۱۱۲) می سپارد چنانکه(۱۱۳) از بودِ وجودِ او هیچ اثری نمی گذارد.

ای عزیز! این رمز مخفی (۱۱۴) را باید دانست که صوفی را

این آرزوی تا آن زمان می شود که لذّت این نعمت محویت(۱۱۵) را گاهی نچشیده است وقتی که لذّت این محویت را بیافت و دانست ،آن زمان هرگز خواهندهٔ بودِ وجودِ خود نباشد یقیناً و قطعاً زیرا که این لذّت از همه لذّات(۱۱۶) بالاتر است که صفت آتش گیرد و عین آتش گردد.پس یقین است[٤ الف] هر کس به قدر حوصله و استعدادِ خود مراتب اعلی را آرزو داشته است چه نبی و چه ولی و در حقیقت آن است:

بیت

نیست کس را از حقیقت آگهی
جمله می میرند با دست تهی
هیچ کس این راه را پایان نیافت
هیچ کس این درد را درمان نیافت (۱۱۷)

چه اگر همچون نبود(۱۱۸) پس پیغامبر علیه الصلوة والسلام به تأسف می فرمودندی(۱۱۹) مَا عَرَفنَاكَ حَقَّ مَعرِفَتِكَ .۱۷

بیت(۱۲۰)

نه حسنش آخری دارد نه سعدی را سخن پایان
بمیرد تشنه مستسقی و(۱۲۱) دریا همچنان باقی

آری عاشق مستسقی است هر چند که می نوشد،می جوشد و

هر چه که می جوشد،می خروشد،سیرابی ندارد وبلك از نهایت محبت دریا را به قطره هم نمی شمارد ودرعین وصال فراق می پندارد چنانچه گفته اند:

بیت

گر عشق بود راغب و مرغوب بود حسن
هرگز نشود وصل به صد بار مکرّر

دیگری می گوید:

بیت

آرزوی داشتم از تشنگی که آبی بود
تشنه تر گشتم چو گردیدم به دریا آشنا

اللّه تعالی به کرم و فضل خود هرعاشقِ صادق را این حالت نصیب کناد بحرمت النّبی و آلِه الامجاد.

حالتِ گریهٔ پنجم (۱۲۲)

آنکه صوفی سالك اهل معنی را وقتی حالتی پیدا می شود و گریه روی می دهد که لذّتِ گریهٔ آن وقت را نه بیان است نه نشان،دل داند یا جان.در آن گریه نه شور است نه اضطراب.حُب در حُب است و ابتلا در ابتلا و لذّت در لذّت. و دران حضوری نه جوش است و نه

خروش بلك(۱۲۳) از خودی خود استغراق در استغراق و محویت در محویت و نیز در آن وقت در علم سلوك (۱۲٤)آرزوی تمام می شود که در محویت احدیت از بودِ خود گذشته و محو و متلاشی شده و از جمیع نسبت های خود رفته یگانگی و یکتایی پیدا کند چنانکه از هستیِ او هیچ اثری باقی نماند و محو مطلق شود و(۱۲٥)" اَلآنَ کَمَا کَانَ " ۱۸ گردد. و هر چند عاشق جانباز و جهان تاز و سر انداز چنین محویت می خواهد که خود مضمحل شود (۱۲٦)و عدمِ صرف و" لا شیٔ" محض گشته عین معشوق گردد و تمام آرزویش میسّر نمی آید. درینجا ناله و زاری نیزبسیار می نماید اگر احیاناً چنین شود" اَلآنَ کَمَاکَانَ" گردد و محو مطلق شود و نیستی کمال روی نماید و آن حال پیش آید که شاعری می گوید(۱۲۷):

بیت

چشمم به تو افتاد وجودم همه حك شد
هر چیز که در کان نمك رفت نمك شد

دیگری (۱۲۸)می نالد:

فرد (۱۲۹)

چو قطره غرق دریا شد چه باشد

وجود قطره جز دریا نباشد

دیگر(۱۳۰) نعره می زند:

بیت

قطره در بحر هیچ پیدا نیست

بلك بحر است قطره اصلاً نیست

چنانچه[٤ ب] الله تعالی می فرماید(۱۳۱):

یَا مُحَمَّدُ عِندَنَا شَرَابٌ لِاَوْلِیَائِی اِذَا شَرِبُوا سَکِرُوا وَاِ
سَکِرُوا طَرِبُوا وَ اِذَا طَرِبُوا طَابُوا وَ اِذَا طَابُوا وَجَدُوا وَ اِذَا وَجَدُوا وَصَلُوا
اِذَا وَصَلُوا اِتَّصَلُوا وَ اِذَا اتَّصَلُوا لَا فَرقَ بَیْنِی وَ بَیْنَهُم" ۱۹

و اقوال مشایخ قدس(۱۳۲) اسرارهم نیز برین معنی وار
است(۱۳۳) چنانکه سیّد الطایفه حضرت جنید بغدادی رضی الله ع
می فرماید که "اَلحَادِثُ اِذَا قُورِنَ بِالقَدِیمِ لَم یَبقَ لَهُ اَثَر" ۲۰

پس درینجا(۱۳۴) در فراق وصال است و در وصال فراق بلك
نه فراق است نه وصال. جلال در جمال و جمال در جلال همه حا
است و صال.

بیت

معشوق و عشق و عاشق هر سه یکی است اینجا

چون وصل در نگنجد هجران چکار دارد

عزیز من! هر چند چنین شده اما به این همه باز صفت حبِ محبوب ازلی که از آیت کریمه "یُحِبُّهُم و یُحِبُّونَه" مستفاد است به تقاضای "کُلَّ یَومٍ هُوَ فِی شَانٍ" ۲۱ که همیشه در پیِ شان و ظهور است عاشق را هرگز بر یك برقرار نمی گذارد و گاه از ظهور به بطون و گاه از بطون به ظهور می سپارد و بالکل چنانکه مطلب و آرزوی او است و(۱۳۵)عین شدن و "کما کان" بودن دست نمی دهد چنانچه محققی می گوید که هر وحدانیت که بعد اتحاد و یگانگی حاصل آید(۱۳۶) فردانیتش نگذارد که احدیتِ مطلق گردد و (۱۳۷)ناچار عاشق را به ظهور در آرد و به هستی سپارد. پس درینجا نیز ازین حسرت و حیرت با معیت کمال و حضوری تمام بی اختیار در گریه می آید و آه و ناله می نماید و به زبان حال در مقال آید و بدین بیت مترنّم می گردد(۱۳۸):

آه از استغنای دلبر آه آه

کز تعظم بسته بر کونین راه

و خواجه حافظ قدّس سره (۱۳۹) نیز از همین عالم خبر می دهد:

بیت

مرا در منزلِ جانان چه امن و عیش چون هر دم

جرس فریاد می دارد که بر بندید محملها

میل من سوی وصال و قصد او سوی فراق (۱۴۰) و حض

مولوی روم(۱۴۱) می فرماید:

نظم

عشق قهار است و من مقهورِ عشق
چون قمر روشن شدم از نورِ عشق
برگِ کاهم پیشِ تو ای تند باد
من نمی دانم کجا خواهم فتاد
او همی گردانَدم بر گردسر
نه به زیر آرام دارم نه زبر
عاشقان در تند سیل(۱۴۲) افتاده اند
بر فضای عشق دل بنهاده اند

و ازینجاست که چون پیغامبر علیه الصّلوة والسّلام به قرب "قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی" ۲۲ رسیدند از هوای هویت احدیت(۱۴۳ فرمان آمد که "قِفْ یَا مُحَمَّد فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ" یعنی باش ای محم درستی که پروردگار تو در نماز است یعنی در مرتبهٔ تنزیه (۱۴۴)

که دران مرتبه هیچ نسبت را گنجایش (۱۴۵) نیست همه[۵ الف] نسبت و اضافات را محو و متلاشی می گرداند، بدین سبب فریاد بر آوردند که "یَا لَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّداً" ۲۳ ای برادر فهم کرده ای که آن اسرار کاینات را حکم "قف" چرا صادر گشت یعنی خواهش ازلی به حکم "یُحِبُّهُمْ" چنان تقاضانمود که بود و تعینِ محمّد علیهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَام را به جهت بر پا داشتن ناز محبوبی و تنوّعِ اسرارِ تجلّیاتِ مطلوبی که بدان منوط و مربوط است مسلم داشتن در کار است که (۱۴۶)بی محل نیاز ناز برپا نمی شود و اسباب عاشقی و معشوقی(۱۴۷) و ناظری و منظوری و طالبی و مطلوبی تا ابد الآباد موقوف می ماند (۱۴۸)بنا بر آن حکم "قِفْ" صدور یافت یا آنکه از برای این معنی باشد که تعین ظاهر(۱۴۹) آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلّم جمالِ حق بود چنانکه گفت:

بیت

چو آدم را فرستادیم بیرون
جمالِ خویش در صحرا نهادیم

پس آن جمال خواست که از خود برخاسته عین جلال گردد و حکم شد "قِفْ یَا مُحَمَّدَ فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ" باش ای محمّد! که پروردگار متوجهٔ جمالِ خود است که "اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ" ۲۴ نمی خواهد که محو گردد یا اینکه چون مطلب آن(۱۵۰) خلاصهٔ

موجودات آن بود که با بود و تعین محمّدیت اسرار عالمِ لا مثال جو
هویتِ احُدیت را مطالعه کند و مشاهده نمایدممکن نبود ازین جه
حکمِ "قِفْ" بـه ظهور پیوست. ازینجا ست که فریاد بر آوردند
گفتند: "یا لَیتَ رَبَّ مُحمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّداً" (١٥١) ای براد
پیغامبر علیه السلام درین محل نیز بر بودنِ خود تأسف خوردند و آ
ناله و گریه و زاری در پیش آوردند و گفته اند ای کاش بودِ محمّدی
درمیان نمی شد تا محمّدؐ را حجاب محمّدی(١٥٢) نمی آمد چنانک
حقیقت احدیت بود بر همان حال می ماند و "اَلْآنَ کَمَا کَانَ" م
گشت.

جانِ من! هر چند خواهش و آرزوی محمّد علیه السّلام آن بود
امّا این خود شدنی نیست که بنده خدا گردد و اگرچه بنده به صفات ال
و به اخلاق او سبحانه به طریق عاریت موصوف و متخلق می شو
لاکن(١٥٣) باز بنده بنده است و خدا خدا ست زیرا که صفت "عبد
و رسوله" دامنش نمی گذارد چنانچه "دوهره" (١٥٤) بر این معن
اشارت می کند:

"دوہره"

هون ساجن سنگ جر بوجهی اور کهیه ادائی باو
سمن اجهون نه چهوتی ، انچر کا اورجهاؤ ٢٥

و ناچار (١٥٦) بر محل عبودیت آید و بندگی نماید و بگوید:

"دوہره"

جب ہو ں هوتی[هوتے] میت سروپ
تب هم رهتی[رهتے]تمهرے روپ(١٥٥)

اب هم[تم] لیا گیا میں [٥ب] باس
تم بهئے تهاکرهم بهئی داس٢٦

بیت

ای کاش نبودمی (١٥٧) عراقی
کز تست همه فساد باقی

با این یك دم و یك قدم نبود جدا. (١٥٨)

ای برادر! این رمز نهانی است که دراحاطهٔ فهم هیچ کس نیاید "فَهِمَ مَنْ فَهِمَ وَعَرَفَ مَنْ عَرَفَ" ٢٧ چون ازان حالت بر حال افاقت (١٥٩)آمده اند، فرمودند: "مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوذِیْتُ" ٢٨ و نیز مسموع است که آن حضرت علیه الصّلوة هر روز می فرمودی که در روزی که احمد را نو دردی و نو عشقی حاصل نشود، در بر آمدنِ آفتاب آن روز را برکت مباد و گفته اند که هر چند فراق بسیار، عشق بیشمار و هر چند عشق بیشمار، عاشق بیقرار و هر چند عاشق بیقرار، معشوق در

کنار و هر چند معشوق در کنار، عاشق دل افگار و هر چند عاشق دل افگار، عشق آبدار زیرا که قرارِ این در بیقراری نهاده اند. اگر مرد(١٦٠) عاشقی و طالب عشقی(١٦١) فهم کن و گرنه.

بیت

سری ما نداری سری خویش (١٦٢) گیر
رهِ ما نداری رهی پیش گیر

و سبب نا فهمیدن این است:

بیت

ورا تا ابد در خودت راه نیست
درین نکته جز بیخود آگاه نیست

ای عزیز! حالت این گریه ها را اگرچه این نیازمند خاکپای درویشان بلك ترابِ نعلِ ایشان از نقصان استعداد و کم فهمی خود به مقتضای وقت به ضرورت بیان نموده است لیکن شرح این گریه و زاریهای تمام مجمل است که یك حرف هم ازان در حیّز تفصیل نمی توان آورد (١٦٣) چرا که:

بیت

حرف عشق از سرِ زبان دور است
شرحِ این آیت از بیان دور است

محبِّ من! عاشقان را در زیر زبان سخن است که لب محرمِ آن نیست. و درمیان محب و محبوب گفتگوییست که جز به گوشۀ چشم نتوان دانست و فیما بین طالب و مطلوب جستجوییست که جز به ابرو نتوان نمود و(١٦٤) عاشق دردمند را روییست که گردِ او هیچ آفریده نگردد:

مثنوی(۱۶۵)

تو چه دانی که عشق بازی چیست
در رهِ عشق سرفرازی چیست
عشق هر جا که سر بر افرازد
پیر صد ساله را جوان سازد

عشق از فروغِ جمالِ خود چشم عاشق را نوری می دهد که تا بدان نور جمالِ عشق می بیند چه او را جز بدو نتوان دید چنانچه (١٦٦) "عَرَفْتُ رَبّی بِرَبّی كَمَا قَالَ اللّٰهُ تعالی لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ" (١٦٧)٢٩ مشعر بر این معنی است. بزرگی می فرماید:

فرد (۱۶۸)

شرح نتوان داد حرف عشق را
کز بیان بیرون بود این ماجرا

دیگری می گوید:

بیت

چو اینجا بیخودی می آورد هوش
عبارت را اشارت گفت خموش
اشارت هم نهایت اقتضا کرد
کسی کودم زند(۱۶۹) اینجا خطا کرد

بیت

ز پرده مرا کرد اشارت سروش
بلندی گرفت این حکایت خموش(۱۷۰)

پس چه در بیان آید و کسی چه شرح نماید. فَالْبَیَانُ مُنْحَصِرٌ فِی الْبَیَانِ. (۱۷۱) ۳۰ این بیان را خاموشی بهتر بود ازانکه خاموشی نشان این بیان است وَالسَّلام وَالْاِکْرَامُ عَلٰی مَنِ تَبِعَ الْهُدٰی . ۳۱

حالت گریهٔ ششم

وجهٔ دیگر آنکه در گریه بعضی [۶ الف]اوقات چنان(۱۷۳) می شود که اعضای وجود کونی(۱۷۴) سالك را از لذت و حظّی (۱۷۵) هیچ خبر نمی باشد چرا که از عالم مجاز [بر]حقیقت انتقال نموده درعالم باطن سیرمی کند وازانجا حظ می گیرد. چنانکه "دوهرهٔ پدماوت" ۳۲ بر این حال مشعر است:

"دوہره"

نگرنگر اور گانوؤں گانو
کیون چهاد سبه تهاته [اور]تهانو
کاکو گهر کا کر مردی آیا [کذا] تهاکر
سبهٔ چاکر جیون کهایا[کذا](۱۷۶) ۳۳

مگر دل(۱۷۷) سالك را اطلاعی (۱۷۸) باشد که آن دل حقیقی است نه این دل که از گل است و آن دل را ازین دل ننگ(۱۷۹) است. از گل تا دل هزار فرسنگ است چنانچه دیگری می فرماید(۱۸۰):

بیت

دل یکی(۱۸۱) منظریست ربّانی

خانهٔ دیو را چه دل خوانی

پس لذّت و حظ آن وقت که در عالمِ اسرار روی می نماید به این زبان و به این دل چه بیان و چه نشان تواند داد با آنکه دل حقیقی سالك ازان معنی اطلاعی(۱۸۲) دارد و اثرِ آن لذت تمام وجود را در گرفته است اما زبانی (۱۸۳) گوشتین را یارای آن نیست که شمّه [ای] ازان لذّت و تماشای از مکمنِ بطون بر منصّهٔ ظهور تواند آورد یا بیان و نشان(۱۸٤)تواند نمود .سبب عدم بیان و نشان آن(۱۸۵) لذّت این است که هیچ چیز را درین عالم موافق و مقابل(۱۸٦) آن نمی یابد بنا بر آن از گفتن و نوشتن و نشان دادن قاصر و عاجز است چنانچه حضرت صدیق رضی اللّٰه تعالی عنه می فرماید:"اَلعَجزُ عَنْ دَرَكِ الْاِدْرَاكِ اِدْراكٌ"(۱۸۷)۳٤ پس ای عزیز!چیزی که در ادراك و فهم در نیاید کسی نشان و بیان از وی چطور نماید اگرچه ازین(۱۸۸) فقیر حقیر موافقِ دانش ظاهری خود طبع آزمایی تحریر و تقریر نموده(۱۸۹) شده است امّا حالی(۱۹۰) که از گریه بر صوفی سالك وارد می شود ازبیان(۱۹۱) و نشان مبرّا و منزّه است باللّٰهِ واللّٰهِ هرگز در بیان نیاید و هیچ کس از وی نشان ننماید اگرچه دوستان محرم اسرار به جهتِ ترغیبِ طالبان صادق در پی اظهار آن لذّات (۱۹۲)و شوق آن حالات هستند لکن هر

چند جدو جهد می کنند چنانکه هست هرگز در بیان نمی آرند. معلوم است که لذّت عشق را چه قسم در بیان آرند و چگونه عیان کنند بنا بران گنگ و کر می مانند(۱۹۳) که آن را نه عبارت است و نه اشارت .چنانکه گفته اند:

حرف عشق از سرِ زبان دور است

شرحِ این آیت از بیان دور است

عزیز من!اطلاق نمودن گریهٔ محض در فراق نادر است و نازیبا است بلك ممکن است که در فراق هم می شود و در وصال نیز. چنانکه نقل است که چون مهتر آدم علیه السّلام را از روضه دارالسّلام به سببِ خوردن دانهٔ گندم در دار دنیا انداختند و از وصالِ جمالِ حوّا علیها السّلام (۱۹٤)مهجور نموده در دشت فراق و تنهایی مبتلای گردانیدند(۱۹۵) آن گریهساختند غم و الم (۱۹٦) بی نهایت پیدا گشت[٦ ب] چنانکه سالها گریستند بعد از مدّت چند سال چون عجز و زاری به درگاهِ جبّاری(۱۹۷) قبول افتاد، پیوند وصال درمیان آمد گویند که در حالِ وصال نیز حضرت آدم را صلوٰة اللّٰه علیه گریهٔ بسیار روی نمود(۱۹۸) به حدّی که مدت مدید گریستند پس ازان گریه که در حالتِ فراق کرده بودند آب شوردر(۱۹۹)جهان گردید و گریه ای که دروقت وصال نمودند(۲۰۰) گلهای و باغستان عالم گشت.

پس ای برادر! چون کسی را درین انکار بود که گریه و زاری (۲۰۱)در فراق می شود پس کسی که می گوید که گریه و زاری

دلالت بر فراق و جدایی می کند و در حالتِ وصال نمی شود محض بر بیخبری و کم عقلی خود اقرار کرده باشد. چون در بحر عشق غوطه نخورده است و دُر های فراق و وصال هیچ به دست نیاورده بنا بران هر چه گوید سزاوار او(۲۰۲)ست و معذور است :

"دوہرہ"

منجھن جین جُگ جنم کے برہ نکینا چاو(۲۰۳)

سونے گھر کا پاھُنا جیوں آیا تیوں جاؤ ۳۵

حالت گریۂ ھفتم (۲۰۴)

و جه دیگر(۲۰۵)آنکه در حالت استماع سرود بعضی(۲۰۶) اوقات چنان معلوم می شود که صوفی سالك صاحب ذوق و صاحب حال و وجد را تمامی شعور برقرار می باشد چنانچه او(۲۰۷) از(۲۰۸) هیچ ذرّه از ذرّات عالم بیخبر نمی شود که(۲۰۹) همگی شناخت عَمرُو و زید(۲۱۰) برپا می ماند لیکن این عجب که درین حال از خود و از هستیِ خود یك ذرّه هم خبر ندارد."هٰذا مِنْ عَجَائِبَاتِ الرَّبِ"

عزیزِ من!وجوه حالات (۲۱۱)دیگر به قدر حوصله و استعداد(۲۱۲) هر یك و(۲۱۳) به مقتضای وقت و حال متنوعه و بیشمار است چنانکه گفته اند:

مصرعه

هر بشری را حرکات دگر(۲۱۴)

و اظهار آنها مبرّا و پاك از تحریر و گفتار است چنانچه فرموده است:

مصرعه

این سخن پایان ندارد والسّلام

لیکن آنچه به تقاضای وقت به ضرورت در بیان آمده (۲۱۵)این بود که مذکور شده(۲۱۶) "واللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ تَمَّتْ بِالْخَیر

[ترقیمۂ مخطوطۂ ذخیرۂ حافظ محمود شیرانی]:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ مُشَاهَدَاتِكَ وَ لِقَائِكَ وَرِضَائِكَ وَ ثَبِّتْنِیْ عَلٰی طُرُقِ دِیْنِ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم و عَلٰی آلِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَ اَتْبَاعِهِ وِ بارِكْ وَسَلِّمْ.۳۶

تمّت الرساله الشریفه المسماه به شوقیه در بیانِ حالت گریه تصنیف حضرت شاه ابو المعالی قدس اللّٰه اسرارهم . به پاسِ خاطرِ مقبول جناب الودود سیّد داود ولد سیّد حاجی شاه به یدِ خطِ احقر العباد المتعال محمّد جمال بن سیّد حسن علی الجالندهری به موجب گفتهٔ سیّد مذکور به یونی[کذا] تمام مرقوم رفته به تاریخ دوازدهم شهر صفر عنقریب عرس حضرت سیّد علیم اللّٰه جیو به مطابق ۱۲۱۹ هجریه مقدسه.

یا فتاح

رب یسر بسم الله الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

حمد افزون ثنای بیشمار مر محبوب حقیقی و مطلوب ازلی را که محبان سرتاپا نیاز و طالبان کشتگان
شان محو و ربایندهٔ یگانگی کدورت و ملالت خاطر شان امری متفرع وزاری که لازم عشق و محبت است کرده
زاویهٔ کریمه فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا تا شب روز در دردمندان جان باز در عین وصال
بزاری و ناله و با اضطراب و حیرت در جوش و خروش اند بیت بیقراری عشق شورانگیز را شور و
غوغا فکنده در عالم زمزمهٔ بیقراری در عالم افکنده و غلغله چگونه شور در جهان انداخت
بیت عجب و چگونه چه اسم ازبست در من بوده که خویش را خبر وا دارست الف اوّل بیچاره
را کلمهٔ خطاب لولاک لما خلقت الافلاک بل هم اضل سبیلا مخاطب ساخته و کلاه تبسم
شریف و لقد کرمنا بنی آدم سرفراز نموده فله حقیقت آنست که عاشق سوز باید
بیت عاشق حسن خودست آن بی‌نظیر حسن خود را خود تماشا میکند و درود بسیار
و تحیت بیشمار را افضل موجودات و اکمل مخلوقات مظهر ربوبیت جامع محبیت و محبوبیت هادی
سبیل خاتم الرسل احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم و اتباعه که از راه لطف و رحمت
که در حق امت خود بار دیگر سالکان طریق محبت بالجهت طهارت باطن چنین نوع مامور ساخته
حدیث ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا تا علی الدوام عاشقان سرانداز به جمال محبوب مصروف اند
بیت بیقرار قیس اند ایشان ولا لیلی بعیارش چو افتاب برجای نرسیده نازش اما بعد ذره حقیر بادیه‌پیما
کمترین فقیر زاویه‌نشین تنهای سوختهٔ آتش فراق دوختهٔ ناوک تیر مشتاقان مفلس بی پایه گدای بی پایه

خاک ادب خانقاه پیر دستگیر شاه کشور حقیقت ماه فلک معرفت صاحب ولایت آفتاب
سپهر هدایت در دریای عرفان باران کرم و احسان سراج الاولیا وارث الانبیاء قطب
الواصلین غوث المتقین بندگی حضرت شیخ داود صادق الحنفی القدوسی الچشتی قدس الله سره العزیز
ابو المعالی که در بند نفس شریر پا سیاهات چنین گوید که این رساله البته دهبیان گریه عاشقان عالم مسمی
بشوقیه و موجب تالیف این کلمات کم بضاعت بی بیان بود که روزی از روزهای موسم عرس خواجه جهان
چشت اهل بهشت قدس الله سره او را هم در میان بوده و مجلس فردوس آسا ترتیب یافته بود اکثر یاران
محرم اسرار حق و طالبان درگاه مطلق حاضر بودند و ذوق و شوق ایشان در زاری آه و ناله و در حالت
استماع سرود وجد رسیده بود که مجلس بی هیچ بیخبر بدانست جا به درد دیوار در بین و زمان بلکه
ساکنان آسمان سالها رفته و شوری از بی انتها بعد چنین وقت چند منکران راه طریقت و
غافلان از سبیل معرفت بر راه فتوی سر فته ایذای و ذوق عشق ناچیزی خود معترض و مدام بودند
ناگاه شخصی سرگاه لذتها بطریق الکار سوال مرکار آغاز نمود که گریه این کسان ولولهٔ
بی‌نهایت محض میکنند چرا که تقاضای گریه در هنگام بعد و جدایی است نه در حالت قرب و وصال
و این اعتراض از محض بیدانی طریق علیهٔ صوفیه بود بنابر آن اینجانب بیمقدار بموجب اشارت
وقت در جواب آن سر بگوی نافهم تفصیلی که مذکور خواهد شد تقریر نمود که اعتراض مرکس تقدیر
فهم و حالت اوست گریه [illegible] خاص و که بحث هرکه را این که بیان ساخته میل است
در حال این اخا خفته سرچاودانی از هر صاحب ذوقی که درین اوراق متفرقه نظر کند التماس که
اگر جای سهوی و خطای واقع شده باشد حسبة لله در سوار اصلاح فرمایند گریه لوای آنکه از مرد
وارد شد و حالی باشد البته از شنیدن سرود رقت و نرمی دل صنوبری کمان دل بر چند بسنبل و
سلوک تعلق نداشته باشد و در این ندای آنکه آه و ناله میشاید از اجرا نشاید ذوق شوق
کهف عشق محض از رقت و نرمی دل یا از هیبت عذاب قبر و عقاب دوزخ یا از افسوس تبدیل شب
روزی از عالم باز دیدار چشم و نشر و یا از بی توفیقی اعمال نیک یاد از آتش این همه سبب
کارهای بعد دهشت روز آخرت نباشد یا بسبب همی دنیوی سر حال گریه شده میگیرد و میناله
که هیچ خبر از مجاز بحقیقت و هیچ طلب از عزت بعینیت ندارد و که گاه حق سبحانه تعالی فرمود

و اورد مبین را لطافتی بحقیقت کہ دل را کہ از آن و غیرہ بر لذت و حرکت می آید و حالت
اصلی او را باد می دہد واللہ اعلم بالصواب گریہ دوم آنکہ صوفی بیند کہ بانوید تحقیق از اسرار
بود و از آن محبوب و از کثرت انزوده نمودن مطلوب کہ ملاحت ہیچ ذوق و شوق نبود دیت
سیلابہ میشوند و میگرید و می نالد اما این نمود و اضطراب رامیداند کہ از کجاست و از جہت
و دیدن آن شور و تپش مانند کہ مستلاد سقیہ میشود چنانچہ مردی بر تعش وقتی کہ اندام
آن شخص منقبض شد کہ سخت تر از امراض است میداند و ہیچ اختیار ندارد حفظ ملاذ
اختیار مرض ... و هم و رشک مندارد چنین سالکہ و نوعی کہ ... ادراک امر مرید اختیارات
ہر طریقہ کہ با ما نکرداند نموده در ہر روشی کہ اخبار و بیچاره دار بخشید کس در ہر بکام ناکام آنجا جہاں
بر تو بدی نماید چنانچہ حضرت شیخ ابو الحسن کبیر قدس سرہ میفرماید کہ نقص الملتقی و ریحی نظر
جز از خیر بود نور و لعبت بیت اگر تو یار نداری چرا طلب نکنی ور بیار رسیدی چرا طرب نکنی
بس العزیز احوال صوفی میشدی بدین نوع است و حالات اطوار در نظر تکبار انہ حذالا ..... الکی
کہ بدی آن احوال بیابند و مبادرہ کہ الہی مراد را اطلاع نیست و هو بکل شیء علیم
لیکن این صوفی ہم بجز درد عشق ہیچ خبر از انوار اسرار آنچہ علاوہ ہیں از درد عشق میگرید و
نالد و لیس گریہ سیوم آنکہ صوفی سالک اہل نظر با وقتی دیش ... آنکہ آنچہ ہم بامل برحسن
جمال محبت حقیقی می آید و از لب ریباش و رعنای جمال مطلوب از لذت بیند از حوصلہ اختیار شده
شیفتہ میشود بعنہ روی ملامت میکند و در جوش و خروش ... آید بیہوش شود و مدہوش مییع از جانب
حب و عشق و از نہایت شور و اضطراب بالغت حضوری در گریہ و زاری می آید آه و نالہ بیشمار میشود
چنانچہ خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ میفرماید نظم بلبلی برگ گلی خوش رنگ در منقار داشت و اندران
برگ و نوا خوش نالہ ہای زار داشت گفتمش در عین وصل این نالہ و فریاد چیست گفت ما را جلوه
معشوق در این کار داشت و موافق احباب محققی دیگر میفرماید مثنوی چو زین اندیشہ بر گذاشتن
چہ گویم چہ آنجا چہ منزل بہ کہ گیم از آن منزل رخت بر کاخ لازم این جام تحیر بہم از آغاز و انجام

رجان اگر بیم از خود چہ پرسی مشہور گم گشتہ ام از خود چہ پرسی مستغرق حیرت کہ چشم راه بین
ندارد نیز باید کہ معنی آن و این را کہ ...بیت این شرح نہایت کہ حسن یار گفتند
حرفی ست لزم ادراک کامد عبارت آمد آری برا دروی ما سرز عشق کہ از جانبین میان عاشق و
معشوق بر یک شند و بطفیلی می مرزند و عاشق را کامی مدہند و ملکا ب درا یومی اگر ہیچ
کس را از لذت و شوق آن لیلی در دماغ رسیده و اصلی ملاقات نشان ما بر ہم ذوق مطلوب
حقیقی ہرگز نیابد تا آنکہ در عشق مطلوب از لب یکی در نجود نیست و کنار رو محوییهی حیران
و در آن گردد و خود با ریاضات شایقہ و آتش مجاہده و فقر و فاقہ کوفتہ و خستہ و شکستہ
و بہم خیر ما رستہ نگرداند چنانچہ بزرگان میفرماید نظم ہر آنکو شیر با بان حقیقت
تا خورد رشتہ حیران سلک با نامہ نگرداند اسلام حقیقی ملت پرستان ایشان کہ از تسبیح و زنار
نگردی ہر آنکہ بادہ حرمت سراز الحق نشد سعنت از بہر ملا نگردی دیگری میکند غزل
اول ہوس ہر کار ہمی رفت تا عشق نکردی ابجک رکای نرسید نا خاک تا گرده نزند گدا
ہر آن لعل نگاری نشد تا ہمہ جسد آلوده نگردی تا بستہ سنگ نشد ہر آنکہ کف پای نگاری ...
الشدجان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہذا الشعر قلوب العارفین لہا عیون ترای ما لا
یرو الناظرونا والسنتہ بسر قد تناجی تغیب عن الکرام الکاتبینا و اجنحۃ تطیر بغیر ریش
الی ملکوت رب العالمینا فتسرح فی ریاض القدس طورا فتشرب من شراب العارفینا و اورثنا
الشراب لسان صدق نطوق علی علوم العالمینا نوزہر ما علیہا تا طلعاه ... کر
و میسلی اللہ عنیانہ آری میان عاشق و معشوق رمز بیت ... کاتبین را ہم خبر نیست آیعزیز
از واقعہ ہمچنین بیت بس بیچکسی را از حرف و حکایت و حجت ساختہ در خلوت تنہا بس نیست
زیرا کہ میان ... بیت ... گفتہ دلبر بیت فرقی میان عابد و عاشق نہاده اند ...
حر کسی بعشق کار بود و ایں لکار عشق بیت عشق بی باز و حسن و رسن ... ب ...
لذی این دو ... عاشق ... بیت ... از ... المقصود درست احل

از چشم دو بین در طمع خام افتاد چو آنکه کوثر کو نه خاک و چشم محجوبان بی امداد مهجور و دور
لیسید او و بس عام را در بیجا ازین اسرار چه خبر که همه پوست دیدند و از مغز آگاه نگشتند بیت
نصیب دولت نجم سپهری تا بر سینا نکشد هر کرا بیت صورت پرست غافل بنشیند چه و اندر آن
کی با جمال جانان پنهان چکار دارد و ابو بکر این اثر [illegible] که در رتبه اعلی در رتبه وصال
دانند این گریه را فراق و وصال کو نیز نه محض فراق نامند چنانچه رباعی ازینجا میطلبد بیت میانم
از جدائی تو دو سیدم چو [illegible] این طرفه تر که از تو نیم یک نفس جدا معلوم باشد که فراق و وصال حیث
دو وصال و فراق چه [illegible] حالا یقین تا آنکه بود تا بود عاشق در میان است عاشق از نهایت حرارت
شوق و از بس غلبه حب با محبوب چنین معیته [illegible] که صفت بود وجود مجاز در میان نماند
صورت وصل محبوب حقیقی بی تبین مجاز نکند این مرد [illegible] یوم تبدل الارض
غیر الارض بر غیر و بعده بر چه کند یار کند در هر چه ببیند یار ببیند در هر چه خواهد یار خواهد هر چه بشنود
یار بشنود و هر چه گوید یار گوید همه یکتای یکی خود هم دوئی در میان نماند و مضمون نحن روحان
حللنا بدنا ایجاب کمال اوی که در مقتضای فحوای انحدیث قدسی کنت سمعه و بصره
[illegible] پس آنکه ازین حالت حظ [illegible] لذت آن سکر این عمل
[illegible] غزل [illegible] شمع [illegible] حال کلک از طبل [illegible]
[illegible] عاشقان را [illegible] چنین [illegible]
[illegible] غزل [illegible] شرابی خورد [illegible]
بشو اوراق [illegible] علم عشق در دفتر نباشد غنیمت [illegible] در گلستان [illegible]
دیگر نباشد بیت [illegible] خود [illegible] جانش [illegible]
[illegible] پنهان [illegible] آفتاب [illegible]
[illegible]
[illegible] اللهم اعطنی شوقک و حبک و عشقک و معرفتک [illegible]
[illegible] النبی الثقلین [illegible]

[illegible] سبحانه [illegible] از رتبه [illegible]
انوار جمال و جلال محبوب حقیقی بود و وجود خود را نمی بیند که از دوست [illegible] رنت
[illegible] وجود [illegible] نماند [illegible] آن حال [illegible]
و از بود وجود [illegible] هیچ [illegible] لیس [illegible]
و در [illegible] ایشان [illegible] و این بیت
[illegible] بیت [illegible]
[illegible] خواجه حافظ علیه الرحمه [illegible] بیت [illegible] حافظ [illegible]
[illegible] بیت [illegible]
[illegible] کمال [illegible]
[illegible] کمال محبوب حقیقی را [illegible]
[illegible] غزل [illegible] خدمت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بیت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ان الملوک
اذا دخلوا قریة افسدوها و جعلوا اعزة اهلها اذلة [illegible]
[illegible]
[illegible] لذت [illegible]
[illegible] یقینا و قطعا
[illegible] لذات [illegible]

هر کس بقدر حوصله و استعداد خود مراتب اعلی را آرزو داشته است چه پیچ چون کی در حقیقت آنکس
که بیت : نیست کس را ز حقیقت آگهی : جمله هیچند هیچ با دست تهی : هیچکس این راه را پایان نیافت
هیچکس این درد را درمان نیافت : چنانکه همون حضرت رسالت مآب علیه الصلوة والسلام تا اینجا
میفرمودند که ما عرفناک حق معرفتک : بیت : نه حسن غایتی دارد نه سعدی را سخن
پایان : بمیرد تشنه مستسقی و دریا همچنان باقی : آری عاشق مستسقی است هر چند که میخورد تشنه
میشود و هر چه که میخورد سیر نمیشود بلکه از نهایت محبت در بارا القطره [illegible]
[illegible] در وصال و فراق هر دو میسوزد چنانچه گفته : بیت : [illegible]
[illegible] نبود وصل [illegible] دیگری [illegible] بیت [illegible]
تشنه بر گشتن [illegible] آشنا [illegible] حقیقت هر عاشق [illegible] بر این حالت
نصیب کنا بمحبت [illegible] آنکه صوفی سالک اهل [illegible] حالت
پیدا شود [illegible] که لذت این اوقات [illegible] یا جان
ندان گریه نه شور نه اضطراب [illegible] و ابتلا در ابتدا لذت در لذت و در آن
حضوری که عرش است و نه فرودش بلکه از [illegible] استغراق در استغراق و محویت
در محویت و نیز در آن وقت در علم سلوک ابتدای [illegible] که از محویت احدیت از
[illegible] محو [illegible] و از جمیع نسبت های خود رفته یکانگی و یکتایی پیدا
کند [illegible] باقی نماند و محو مطلق بشود والان کما کان [illegible]
جانباز ز جهان [illegible] همین محویت میخواهد که خود [illegible] و عدم صرف [illegible]
محض گشته عین معشوق گردد و تمام آرزوی [illegible] می آید [illegible] نیز بسیار می آید
اگر [illegible] چنین [illegible] الله کما کان گردد و محو مطلق بشود [illegible] کمال [illegible] و آن حال
[illegible] بیت [illegible]
[illegible] دیگری [illegible] فرد [illegible] عرق [illegible] چه باشد [illegible] قطره خود را
نهاده دیگر نبود [illegible] قطره [illegible] بحر [illegible] قطره [illegible] نیست [illegible] چنانچه

الله تعالی میفرمایند یا محمد [illegible] شراب لاولیایی اذا شربوا سکروا واذا
سکروا طربوا واذا طربوا طابوا واذا طابوا وصلوا واذا وصلوا
وصلوا واذا وصلوا اتصلوا واذا اتصلوا لا فرق بینی و بینهم
و اقوال مشایخ [illegible] نیز [illegible] وارد است چنانکه سید الطائفه حضرت جنید بغدادی
رضی الله عنه میفرمایند که الحادثات اذا قورنت بالقدیم لم یبق له اثر
پس [illegible] در فراق وصال است و در وصال فراق [illegible] فراق است نه [illegible] در حال
وصال [illegible] بر حالت حال : بیت : معشوق و عشق و عاشق هر سه یکیست
اینجا چو وصل در نگنجد هجران چه کند [illegible] عزیز [illegible] چنین شده [illegible] باز
معرفت حب محبت [illegible] آیه یحبهم و یحبونه مستفاد است بتقاضای [illegible]
[illegible] در ظهور است عاشق را [illegible]
[illegible] ظهور است عاشق [illegible] قرار [illegible] گاه از ظهور بر بطون و گاه از بطون بظهور
[illegible] چنانکه مطلب [illegible] و عین [illegible] بعین [illegible]
چنانچه محققی [illegible] که بعد اتحاد [illegible] حاصل [illegible] فراقش [illegible]
احدیت مطلق گردد [illegible] ظهور [illegible] نیز [illegible] حضرت
وحیت باعث کمال [illegible] تمام [illegible] اختیار [illegible] آید واه [illegible] در زبان
حال [illegible] بیت [illegible] استغنای دلبر آه آه [illegible] خواجه رحمة الله
نیز [illegible] عالم خبر میدهد : بیت : مرا در منزل جانان چه امن و عیش چون هر دم جرس فریاد میدارد
که بر بندید محملها : [illegible] حضرت مولوی [illegible] میفرمایند [illegible] عشق [illegible] معشوق [illegible] چون
[illegible] شدم از نور عشق [illegible] خواهم [illegible]
[illegible] عاشقان [illegible] قضای عشق دل بنهاده
[illegible] علیه الصلوة والسلام [illegible]
از هوای [illegible] احدیت فرمان آمد [illegible] یا محمد فان ربک یصلی [illegible] یا محمد [illegible]
که [illegible] مرتبه [illegible] نسبت [illegible]

نسبت و اضافات را محو و مستهلک میگرداند بدین سبب فریاد بر آورده که یا لیت رب محمد لم یخلق
محمدا ای برادر فهم کن که آن اسرار کائنات را حکم قف چرا باز گشت یعنی خواهش ... محکم
... محمد علیه الصلوة والسلام را بجهت آن باز داشتن تا از محبوب ازلی در فتوح
اسرار تجلیات مطلوبه که بیان منوط و مربوط است بسلم و لکشف الله کار است که محبت باز
بر پا میگردد و اسباب عاشقی و معشوقی و ناظری و منظوری و طالبی و مطلوبی تا ابد الآباد موقوف
میماند بنا بران حکم قف صادر یافت یا آنکه از برای این معنی باشد که تعین ظاهری حضرت
صلی الله علیه وسلم حجاب حق بود چنانکه گفته بیت چو آدم را فرستادیم بیرون جمال خویش
در صحرا نهادیم پس آن جمال خود است که خود برخاسته عین جلال گردد حکم
کرد قف یا محمد فان ربک یصلی یعنی باش ای محمد که پروردگار تو هستی و جمال خود است
که ان الله جمیل یحب الجمال نمیخواهد که محو گردد یا آنکه چون مطلب آن خلاصه
موجودات آن بود که با نور تعین محمدیت اسرار عالم لاهوت جلال احدیت را بحضرت
مطالعه کند و مشاهده نماید ممکن نبود لیکن جهت حکم قف بظهور پیوست از اینجاست
که فریاد بر آورده ندای ... علیه السلام در هیچ محل ... تا ... خورد ...
و ... گفته ... محمدیت در میان ... محمد
محمدی ... چنانکه حقیقت احدیت بر همان حال میماند و الان کما کان ...
... خواهش ... روی محمد علیه السلام آن بوده اما این ... که بنده و خدا ...
و اگر چه بنده بصفات الله ... عارفست بر حقیقت ... میشود لیکن
باز بنده بنده است و خدا خدا است زیرا که صفت عبده ... چنانکه
دوہرہ ...
... اب ہم ...
دوہرہ جب ہوں ... اب ہم ... ہیں

... عراقی ... بحرف ...
ای برادر این رمز نهانیست که در احاطهٔ فهم هیچکس ... نهم ... من عرف ...
از ان حالت ... افاقت ... ویز ...
که آن حضرت علیه الصلوة ... حاصل ...
در ... آفتاب ... اند که هر چند فراق بسیار عشق بسیار ...
بسیار عاشق بیقرار و هر چند عاشق بیقرار معشوق در کنار و هر چند معشوق در کنار عاشق ...
... عاشق ... عشق ... زیرا که ... بیقراری ... اگر ...
و طالب ... فهم ... بیت ... سری ... ره ...
و ... اینست ... خودی در خود ... در این نکته ...
... اگر چه این ... در ... حکم ...
... از نقصان استعداد و کم فهمی ... بقدر ... بیان نموده ...
لیکن ... این ... محبت ... تفصیل ...
... حرف عشق از سر زبان ... این ... از زبان
... در ... ان ... در بیان ...
... طالب و مطلوب ... جستجوی ...
... عاشق ... مثنوی ... عشق
... عشق ... چیست ... عشق ...
... عشق ... جمال ... عاشق ... نور جمال عشق
... چنانکه ... بزرگ
... شرح ... حرف عشق ... بیان بیرون بود ...
... بیت ... عبارت ... گفته خاموش
... نهایت ... خطا ... در بیان آید ...
شرح ... فی البیان ... این بیان ... خاموشی بهتر بود ... خاموشی
... بیان ... والسلام ... الهدی ... وجه دیگر آنکه ...

اوقات چنان میشود که اعضای وجود سالک را از لذت وحظ هیچ خبر نمیباشد چنانکه از عالم مجاز
حقیقتاً انتقال نموده در عالم باطن سیر میکند و از آنجا حظ میگیرد چنانکه دو بهره [illegible] برای این
حال مشعر است مگر سالک را اطلاع باشد که آن دل حقیقی است نه این دل که از گلست و آن
دل را الذین دلی تنگ است از گلست تا دل هزار فرسنگ [illegible] را یکی منظر است ربانیه
خانه دیگر را جز دل خانه نه پس لذت وحظ آن وقت که در عالم اسرار روی مینماید بزبان درآمدن
مسلم نه بیان در حرف آن نتواند داد با آنکه دل حقیقی سالک از آن منبع اطلاع دارد و اثر آن لذت
تمام وجود را در گرفته است از زبان گرفتن را یارای آن نیست که شمه از آن لذت و تمامت
از [illegible] در [illegible] ظهور تواند آورد یا آن تواند نمود سبب عدم بیان را آن نیست که لذت
نیست که هیچ چیز در این عالم موافق و مقابل آن نمی یابد بنابر آن گفتن و نوشتن و زبان
دادن در آن عاجز است چنانچه حضرت صدیق رضی الله تعالی عنه میفرماید که العجز عن درک
الادراک ادراک پس [illegible] خبری که [illegible] فهم در نیاید که زبان و بیان از وی حظ برباید
اگرچه از این فقیر حقیر سوای دانش ظاهری [illegible] که نامه تحریر و تقریر نموده شده است اما حاصل
کلام که بر [illegible] سالک [illegible] از آن [illegible] است [illegible] هرگز در بیان نیاید
و هیچکس بلذات آن نمایند اگرچه دوستان محرم اسرار بجهت ترغیب طالبان صادق در بیان اجمالی آن
لذات و شوق آن حالت بسته بلکه هرچند جد و جهد میکنند چنانکه هست هرگز در بیان نمی آید
مسلم است که لذت عشق را هم قسم بیان از خود چگونه عیان کنند تا برای گفتگو [illegible]
کران را نه عبارت است و نه اشارت چنانکه گفته اند بیت حرف عشق از سر زبان دور
شمع این آیت از بیان دور است غرض اطلاق نمودن گریه [illegible] فراق [illegible] نادرست و نا
زیبا است بلکه ممکن است که در فراق هم میشود و بعد وصال نیز چنانکه نقل است که چون حضرت آدم علیه
السلام را از روضه دار السلام بسبب خوردن دانه گندم در دار دنیا انداختند و بعد وصال حضرت حوا
علیه السلام ظهور نموده در دشت فراق و تنهایی تسلی کرده [illegible] آن گریه نهایت پیدا گشت

چنانکه با اهل گریستند بعد از مدت چند سال چون عمر [illegible] و [illegible] قبول افتاد
پیوند وصال در میان آمد گویند که در حال وصال نیز حضرت آدم علیه الصلوة والسلام بسیار
روی نمود و چند مدت مدید گریستند پس از آن که حالت فراق [illegible] کرده بودند آب
جهان گردید و گریه در وقت وصال نمودن گلها و [illegible] و بوستان عالم گشت پس ای برادر
[illegible] را در نظر انکار مکن که گریه و زاری در فراق میشود پس کسی که میگوید که گریه و زاری [illegible]
فراق و جدایی میکند و در حالت وصل نمیشود محض بی خبری از حکم عقل خود است بالله باشد
چرا که [illegible] عشق غوطه نخورده است و در هوای فراق و وصال هیچ [illegible] بنابر آن
اگرچه گویم سر اولاد آدمست و مقصود است دو بهره [illegible] که بره یکسان [illegible]
[illegible] حاجت و آنکه در حالت [illegible] اوقات چنان [illegible]
که صرفی صاحب سالک ذوق را مناجات و وجد را تمامی شعور برقرار میباشد چنانکه هیچ ذره
از لذات عالم بیخبر نمیشود که [illegible] شناخت [illegible] بر آسمان [illegible] این عجب که دین
حال از خود و از هستی خود [illegible] هم خبر ندارد هذا من عجایبات الرب عزیز درجه
حالات دیگر بقدر حوصله و استعداد هر یک و بمقتضای وقت و حال متنوعه و بسیار است
چنانکه گفته اند مصرعه هر [illegible] را [illegible] اظهار آنها [illegible] از تحریر گفتار
است چنانچه فرموده است مصرعه این سخن را پایان نیست و السلام لیکن [illegible]
وقت بضرورت در بیان آمده این بود که مذکور شده و الله اعلم بالصواب

اللهم اعطنی مشاهدتک ولقائک ورضائک [illegible] علی طریق
دین حبیبک محمد صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه واتباعه
وبارک وسلم. تمت الرسالة الشریفة المسماة بشوقیه در بیان حالت گریه
تصنیف حضرت شاه ابو المعالی قدس الله سره [illegible] مقبول جناب [illegible]
[illegible] احقر العباد المتعال محمد [illegible] بن سید [illegible] بموجب
[illegible] حاجی شاه [illegible] اسد [illegible]
[illegible] بتاریخ [illegible] شهر صفر [illegible]
[illegible] هجریه مقدسه

پی نوشتها

١. چ: "باسم یا فتّاح "ندارد

٢. چ: بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

٣. ش: وافر

٤. چ: سراپا

٥. ش: لازم

٦. چ: "آیه کریمه" ندارد

٧. چ: اضطراب حیرت

٨. چ: فگند

٩. ش: بسیاری

١٠. ش: بیشمار

١١. چ: محبّت

١٢. ش: سبیل

١٣. چ: حضرت مصطفیٰ

١٤. ش: صلی اللّٰه علیه وسلم و اتباعه

١٥. ش: 'و' ندارد

١٦. چ: 'حدیث' ندارد

١٧. ش: دوّار

١٨. ش: چون دُلاب

١٩. چ: شاه کشور گشایی حقیقت

٢٠. چ: صادق القدوسی الحنفی قدس سره العزیز

٢١. ش: 'و' ندارد

٢٢. ش: 'و' ندارد

٢٣. ش: یك خبر

٢٤. چ: چنانچه

٢٥. چ: بلکه

٢٦. چ: نا یافتنی

٢٧. ش: 'عالیه' ندارد

٢٨. ش: میل او در خاطرش انداختند

٢٩. ش: گریۀ اوّل

٣٠. ش: آید

٣١. ش: 'و' ندارد

٣٢. ش: 'و' ندارد

٣٣. ش: به سبب های دنیوی

٣٤. چ: چیز

٣٥. چ: مطلب

٣٦. ش: گریۀ دوم

٣٧. ش: 'نمود' ندارد

٣٨. چ: سوز

٣٩. چ: و باد

٤٠. چ: 'و' ندارد

٤١. چ: 'و' ندارد

٤٢. چ: صرصر

٤٣. چ: قَدَّسَ اللّٰهُ سِرُّهُ الْعَزِیْزُ

٤٤. ش: حالاتِ اطوار

٤٥. ش: 'نیز' ندارد

٤٦. ش: بیایند

٤٧. ش: 'هیچ' ندارد

٤٨. چ: بی خبر از

٤٩. ش: "انوار اسرار الهی" به جای: "انوار و اسرار مراتب... سبحانی"

٥٠. ش: گریهٔ سوم

٥١. ش: 'و' ندارد

٥٢. ش: 'و' ندارد

٥٣. ش: 'و' ندارد

٥٤. ش: نظم

٥٥. چ: برگی

٥٦. ش: 'و' ندارد

٥٧. ش: صد ناله های

٥٨. چ: غزل

٥٩. چ: درین

٦٠. ش: ز جان آگه نیم از تن چه پرسی

٦١. چ: این و آن

٦٢. چ: یاد

٦٣. ش: نیاید

٦٤. چ: و رسوای جهان گردد

٦٥. ش: ریاضات شایقه

٦٦. چ: 'و' ندارد

٦٧. ش: 'دیگری' به جای "عزیزی دیگر در همین معنی"

٦٨. ش: 'درین باب عزیزی فرموده است' ندارد.

٦٩. ش: خبری

٧٠. چ: واقع

٧١. ش: از

٧٢. چ: 'آن' به جای 'و آن'

٧٣. ش: 'دیگر می فرماید' ندارد

٧٤. چ: رسید

٧٥. چ: این عبارت زاید دارد: 'در خاص گیر و بهره ازین نظر که همه دوست دید.'

٧٦. چ: ایست

٧٧. چ: 'ازین حال' ندارد

٧٨. ش: 'که' ندارد

٧٩. ش: وصال و فراق

٨٠. چ: 'معنی دارد' ندارد

٨١. چ: تا بود نابود

٨٢. ش: 'محبوب' ندارد

٨٣. ش: بود و وجود

٨٤. چ: بگیرد

٨٥. چ: و این

٨٦. ش: 'و' ندارد

٨٧. چ: 'هم' ندارد

٨٨. ش: مرّه

٨٩. ش: فرید آید

٩٠. چ: 'آن' ندارد

٩١. چ:دری

٩٢. چ:"درین باب نیز می فرماید" ندارد

٩٣. چ: قاسم

٩٤. ش:ننوشید

٩٥. چ:خدایتعالی

٩٦. چ:جلال و جمال

٩٧. چ: 'و' ندارد

٩٨. چ: 'و در خود' ندارد.

٩٩. ش: گردانید

٩٩ر چ:سجن

١٠٠. چ: می خواند

١٠١. چ: 'خواجه حافظ علیه الرحمة می فرماید' به جای 'نیز از همین حال خبر می دهد.'

١٠٢. ش : تو آفتاب وشی سایه وش رضای را

١٠٣. چ: بدر

١٠٤. چ: رباعی

١٠٥. چ: هر چند

١٠٦. چ:جمال حسن شمع

١٠٧. چ: تمام

١٠٨. چ: بر بندد

١٠٩. چ:حیرت و حسرت

١١٠. چ:لیکن

١١١. چ: ازو برده

١١٢. ش:مذلّت گمنامی

١١٣. چ:چنانچه

١١٤. ش: 'این رمز' به جای 'رمز مخفی'

١١٥. چ: 'این لذّت محویت' به جای 'لذت این نعمت محویت'

١١٦. چ:لذّت

١١٧. چ: مصرع دوم را مقدّم آورده است.

١١٨. چ:می شد نمی بود

١١٩. چ: همی فرمود

١٢٠. چ:فرد

١٢١. ش: 'و' ندارد

١٢٢. ش: گریۀ پنجم

١٢٣. چ: بلکه

١٢٤. چ:سالك

١٢٥. چ: 'و' ندارد

١٢٦. چ: شده

١٢٧. چ: گفته است

١٢٨. چ: عزیزی دیگر درین باب

١٢٩. چ:بیت

١٣٠. چ: درین باب دیگری

١٣١. چ:در حدیث قدسی آمده

١٣٢. ش:قدست

١٣٣. ش: وارد اند

١٣٤. چ:درانجا

١٣٥. ش: 'و' ندارد

١٣٦. ش:آمد

١٣٧. چ: 'و' ندارد

١٣٨. ش:"و بدین بیت مترنّم می گردد" ندارد

١٣٩. ش: خواجه رحمة الله

١٤٠. ش: میل من ...فراق ."ندارد

١٤١. چ:مولوی رومی رضی الله عنه

١٤٢. چ: سیل تند

١٤٣. ش: احمدیت

١٤٤. ش:تنزیهه

١٤٥. ش: گنجایی

١٤٦. چ: 'و' به جای 'که'

١٤٧. ش: معشوق

١٤٨. چ: می نماید

١٤٩. چ: ظاهری

١٥٠. چ: او

١٥١. ش: و گفتند "یا لَیتَ...محمداً" ندارد

١٥٢. چ: محمّدؐ را محمدؐ حجاب نمی آمدی

١٥٣. چ: گردد لیکن

١٥٤. چ:دو 'دوهره'

١٥٥. چ: هون ساجن سنگ جر بوجهی اور کهه ادائے باو

ثمن اجهون نه "چهوڑے" انجهر کا ارچهاؤ

١٥٦. چ: لاچار

١٥٧. ش:نبودی

١٥٨. ش:'با این یك دم ...نبود جدا.' ندارد

١٥٩. چ: اقامت

١٦٠. چ:مردی

١٦١. چ: صادق

١٦٢. ش:پیش

١٦٣. ش: نمی تواند آورد

١٦٤. چ: 'و' ندارد

١٦٥. چ: رباعی

١٦٦. چ: 'چنانچه' ندارد

١٦٧. ش: " کما قال الله ...الابصار" ندارد

١٦٨. چ: بیت

١٦٩. چ: زده

١٧٠. ش:این بیت ندارد.

١٧١. چ: فالبیان

١٧٢. ش:عنوان' حالت گریهٔ ششم' ندارد

١٧٣. چ: چنین

١٧٤. ش: ' کونی' ندارد

١٧٥. چ: حظ

١٧٦. ش:این دوهره ندارد.

١٧٧. ش: 'دل' ندارد

۱۷۸. ش: اطلاع

۱۷۹. چ:و آن دل را ازین گِل دل تنگ

۱۸۰. ش: " چنانچه ...می فرماید" ندارد

۱۸۱. چ:يك

۱۸۲. ش:اطلاع

۱۸۳. چ: زبان

۱۸٤. ش: نشان به جای' بیان و نشان'

۱۸٥. چ: این

۱۸٦. چ:مقابله

۱۸۷. ش:"العجز... ادراك" ندارد

۱۸۸. چ:این

۱۸۹. چ: تقریر شده است.

۱۹۰. چ: حالتی

۱۹۱. ش: ' بیان ' ندارد.

۱۹۲. چ: لذّت

۱۹۳. چ: می نمایند

۱۹٤. ش: علیه السّلام

۱۹٥. چ: کردند

۱۹٦. ش: ' ساختند غم و الم' ندارد

۱۹۷. چ: 'زاری او به درگاه باری تعالیٰ'

۱۹۸. چ: 'گریهٔ بسیار می کرد و زاری از حد زیاده نمود.'

۱۹۹. ش: 'در' ندارد

۲۰۰. ش: نمودند

۲۰۱. چ: 'کسی که می گوید که گریه و زاری' ندارد

۲۰۲. چ: 'او' ندارد

۲۰۳. چ:مجهی جی جگ جنم کی بره نکیتا چاو

۲۰٤. ش:' حالت گریه هفتم' ندارد

۲۰٥. ش:'و' به جای 'وجهٔ دیگر

۲۰٦. چ:بعض

۲۰۷. چ: 'او' ندارد

۲۰۸. ش:'از' ندارد

۲۰۹. چ:'و' به جای 'که'

۲۱۰. ش: عمرو، زید

۲۱۱. چ: وجوه و حالات

۲۱۲. استعدادی

۲۱۳. چ: که

۲۱٤. چ:هر سری را حرکات دگر

۲۱٥. چ:باشد

۲۱٦. چ:شد

۲۱۷. ش: ' تمّت بالخیر' ندارد

یادداشتها

۱. ترجمه:"پس (در دنیا) باید کم بخندند و (در آخرت) بسیار بگریند". آیه ۸۲: سوره توبه ۹،قرآن عظیم،مترجم: فیض الاسلام

۲. ترجمه:"آنان را دوست دارد."آیه٥٤،سوره المائده ٥،قرآن عظیم،مترجم: فیض الاسلام

۳. ترجمه"ایشان هم خدا را دوست دارند."آیه ٥٤، سوره المائده ٥،قرآن عظیم،مترجم: فیض الاسلام

٤. ترجمه:"آنان مانند چهارپایانند بلکه گمراه تر اند "آیه ۱۷۹، سوره اعراف۷،قرآن عظیم،مترجم: فیض الاسلام

٥. ترجمه:"و هر آینه فرزندان آدم را گرامی و بزرگ داشتیم ."آیه ۷۰،سوره بنی اسرائیل ۱۷،قرآن عظیم،مترجم: فیض الاسلام

٦. ترجمه:"گریه بکنید و اگر نتوانید گریه گونه قیافه بگیرید."

۷ ترجمه: "و خدا به هر چیز دانا است."آیه ۲۸۲،البقره ۲،فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن،مترجم شاه ولی الله دهلوی،قدرت الله کمپنی لاهور ش: وهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. ترجمه:"و او به همه چیز دانا است ."آیه ۲۹،البقره ۲،فتح الرحمٰن به ترجمةالقرآن،مترجم شاه ولی الله دهلوی،قدرت الله کمپنی لاهور

۸. حضرت حسّان بن ثابت این شعر خواند:

ترجمه بیت۱.دلهای عارفان را چشم ها ست که بیند آنچه بینندگان نه بینند.

بیت۲.و زبان هاست که به رازی سرگوشی کند که از کرامِ کاتبین هم مخفی باشد.

بیت۳.وبال هاست که بی پر،تواند پرید سوی ملکوتِ ربّ العالمین.

بیت٤.پس گاهی در ریاض قدس آزاد می رود و از شراب عارفین خورد.

بیت٥.این شراب، این دلها را زبان ذوق می بخشد که از علوم همه عالمیان برتر است.

بیت٦.و شواهد آن بر این دل ها دلیل می آرد و دروغ دعوای مدعیان را واضح می سازد.

۹. ترجمه:روزی که بدل کرده شود این زمین بغیر این زمین. آیه ٤٨،سوره ابراهیم ،١٤،فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن،مترجم شاه ولی الله دهلوی.

۱۰. ترجمه: ما دو روح هستیم که در یك بدن نزول کرده ایم.

۱۱. ترجمه: من گوشش و نگاهش و دستش و زبانش می شوم.

۱۲. ترجمه :بار الٰها! مرا ارزانی بکن شوقت و محبّتت و عشقت و معرفتت در هر دو جهان به حرمتِ نبیِّ جن و انس."

۱۳: دوهره :دوهرا:دوها: [دوهڑه ،دوهه]:شعر هندی که دو مصرع دارد: فرد ، بیت.سید احمد دهلوی،فرهنگ آصفیه ،مرتّبه: خورشید احمد خان،مکتبه حسن سهیل،لاهور،بی تا ؛یك نظم هندی که چهار مصرع دارد.راجا راجیسور راؤ اصغر: هندی اردو لغت،انجمن ترقی اردو،پاکستان،کراچی،۱۹۹۷م؛منظومه ای را که مشتمل بر دو "پد"(مصرع) وچهار قسمت یاچهل و هشت"ماترا"(حرف) است . دوها می گویند. این نوعِ سخن از زبان هندی به اردو وارد شده است. اردو لغت ،اردو لغت بورد،(ترقی اردو بورد)، کراچی،۱۹۸۸م

ترجمه دوهره:

"نخستین بار (زن) خوشبخت در لباس عروس رفت. چشمهایش اشکبار ولی دلش خرّم و شادان که به وطن محبوب می رود."

۱٤: ترجمه: "شما را دین شما است و مرا دین من است." آیه ٦، سورهٔ الکافرون، ۱۰۹، فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم: شاه ولی الله دهلوی. برای ضرورت شعری در آیهٔ قرآنی اضافهٔ "ی" کرده شده است.

۱۵. ترجمه: "چون وعیدِ خدا تعالیٰ در می رسد وعیدِ عیسیٰ باطل می شود(زایل می گردد)."

۱٦. ترجمه: " هر آیینه پادشاهان چون در آیند به دیهی ،خراب کنند آن را و سازند اهل آن را رسوایان." آیه ۳٤، سوره نمل ۲۷، فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم: شاه ولی الله دهلوی

۱۷. ترجمه: "ترا نشناخته ایم چنانکه حق شناخت تُست."

۱۸. ترجمه: چنانکه بود الان هم چنین است.

۱۹. ترجمه: ای محمدّ !پیش ما شراب است برای دوستانم. چون نوشند مست می شوند چون مست می شوند به طرب می آیند چون به طرب می آیند خوش عیش می شوند. چون خوش عیش می شوند در وجد می آیند و چون در وجد می آیند واصل بحق می شوند. چون واصل بحق می شوند اتّصالش می گیرند. چون اتّصال می گیرند میانم ومیان ایشان هیچ فرق نمی ماند.

۲۰. ترجمه: حادث آن است که چو نزد ترین قدیم باشد اثرش (اثر حادث) باقی نمی ماند.

۲۱. ترجمه: ' هر روز خدا در حالتی است.' آیه ۲۹، سوره الرّحمٰن ۵۵، فتح الرّحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم: شاه ولی الله دهلوی

۲۲. ترجمه: 'به مسافت دو کمان یا نزدیك تر از آن.' آیه ۹، سوره النّجم ۵۳، فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم: شاه ولی الله دهلوی

۲۳. ترجمه: کاش که پروردگارِ محمدّ، محمدّ را نیافریده.

۲٤. ترجمه: هر آیینه خدا صاحب جمال است و جمال را دوست دارد.

۲۵. من در عشق محبوب سوخته ام و خاکسترِ من را باد برده است ولی تا اکنون راحت نصیبم نشد. علّت همهٔ این غم و الم گرفتگیِ جادو است.

۲٦. ترجمه: اگر من معشوق زیبا می بودم با شما زندگی می کردم. حالا من در " گیا " اقامت گرفته ام. شما مالكِ من هستی و من غلامِ شما. ('گیا ' شهر قدیمی در صوبه بهار(در هندوستان) و زیارتگاهِ مذهبی هندوان است. هندی اردو لغت؛ فرهنگ آصفیه)

۲۷. ترجمه: هر که فهمید ،فهمید. و هر که شناخت ،شناخت.

۲۸. ترجمه: هیچ پیغمبر را ایذا نرسانیدند مثلِ اذیّتِ من.

۲۹. ترجمه: "از پروردگار خود ،پروردگار خود را شناختم". چنانکه خدا تعالی می فرماید: "در نمی یابند او را چشم ها(یعنی در دنیا) و او در می یابد چشم ها را." سوره الانعام ٦، آیه ۱۰۳، فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم: شاه ولی الله دهلوی

۳۰. بیان در بیان منحصر می باشد.

۳۱. سلام و تکریم برای آنکه هدایت را پیروی کرد.

۳۲. پَدماوَت: نام ملکهٔ چتور، افسانه ای به زبان هندی (لهجهٔ اودهی)از ملك محمد جائسی، مرید و خلیفه شیخ اله داد، شاعر ونویسنده معروف-در زمان شیر شاه سوری در نظم آورد. مقالات حافظ محمود شیرانی، ص۱۳۱؛

Thomas William Beale,An Oriental Biographical

Dictionary, M ReprintsDelhi,1971,;

"پدماوت" مقاله از شریف حسین قاسمی،شامل در"دانشنامه زبان ادب فارسی در شبه قاره،جلد دوم،فرهنگستان زبان و ادب فارسی،تهران،ایران".

۳۳. نگر نگر اور گانوؤں گانو کیوں چھاڈ سبه ٹھاٹھ [اور]ٹھانو
کاکو گھر کا کر مردی آیا ٹھاکر سبھ چاکر جیون کھایا[کذا]
ترجمه:چرا شما میهن و عیش و عشرت خود را ترك کرده شهر به شهر و ده به ده ولگردی می کنید .مفهوم بیت دوم واضح نیست.

۳٤. عاجز ماندن از یافتن (حقیقتاً) دریافتن است.

۳۵. سالها است که من به سبب هجرو فراق روی شادی ندیدم مثل آن مهمان که در خانهٔ خالی آمده نومید برمی گردد.

۳٦. ای اللّه! مرا عطا فرما مشاهدات خویش و لقای خویش و لقایك و رضایك و خوشنودی خویش و بر راه های دینِ حبیبت محمد صلی الله علیه وسلم و علیٰ آله و اصحابه و اتباعه و بارك وسلم

منابع

فارسی:

نسخه های خطی فارسی:

۱۔ ابوالمعالی،شاه،رساله شوقیه نسخه خطی،مکتوبه ۱۲۱۹ه ،مجموعه حافظ محمود شیرانی،کتابخانه پنجاب یونیورسٹی،لاهور

۲۔ لطف اللّه انبالوی،شاه،ثمرة الفواد ،نسخه خطی مجموعه شیرانی،شماره ۵۲٤۱/۲۲۳۱ پنجاب یونیورسٹی لاهور،مکتوبه :۹ ربیع الثانی ۱۲۷۱ه/۱۸۵٤ء

کتب فارسی:

۳۔ ابوالمعالی،شاه،رساله شوقیه المعروف به هفت گریه،مرتّب: حاجی سعید احمد،مطبع اسلامیه لاهور،۱۳۱۰ه

٤۔ بشیر حسین، محمد،فهرست مخطوطات شیرانی،جلد اول،ادارهٔ تحقیقات پاکستان،دانشگاه پنجاب ،لاهور،چاپ دوم،۱۹۷۵ء

۵۔ بشیر حسین، محمد،فهرست مخطوطات شیرانی،جلد دوم،ادارهٔ تحقیقات پاکستان،دانشگاه پنجاب ،لاهور،۱۹٦۹ء

٦۔ دانشنامه زبان و ادب فارسی در شبه قاره،جلداول،فرهنگستان زبان و ادب فارسی،تهران ،ایران،۱۳۸٤ه ش

۷۔ دانشنامه زبان و ادب فارسی در شبه قاره،جلددوم،فرهنگستان زبان و ادب فارسی،تهران ،ایران،

۸۔ غلام سرور لاهوری،مفتی ،خزینة الاصفیا،جلد اوّل،انصاری کتب

خانه، کابل، ۱۹۹٤م.

۹- فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم شاه ولی اللّٰه دهلوی، قدرت اللّٰه کمپنی لاهور

کتب اردو:

۱۰- حافظ محمود شیرانی، مقالات حافظ محمود شیرانی، جلد هفتم، مجلس ترقی ادب لاهور، ۱۹۷٦ء

۱۱- راجیسور راؤ اصغر، راجه، هندی اردو لغت، انجمن ترقی اردو، پاکستان، کراچی، ۱۹۹۷ء

۱۲- رحمان علی، مولوی، تذکره علمائے هند، مترجم: محمد ایوب قادری، پاکستان هستاریکل سوسائٹی، کراچی، ۱۹٦۱ء

۱۳- زمان شاه، محمّد، سجاده نشین کهزام شریف، تحصیل دیپالپور، ضلع ساهیوال، گلدسته بهیکه، تحصیل دیپالپور، ضلع ساهیوال، اکتوبر ۱۹٦۸ء

۱٤- سیّد احمد دهلوی، فرهنگ آصفیه، مکتبه حسن سهیل لمیٹڈ، لاهور، ۱۹۷٤ء

۱۵- ظهور الدین احمد، ڈاکٹر، پاکستان میں فارسی ادب کی تاریخ (عهد جهانگیر سے اورنگزیب تك)، مجلس ترقی ادب لاهور، ۱۹۷٤ء

۱٦- غلام سرور لاهوری، مفتی، حدیقة الاولیا، تصوّف فاؤنڈیشن، لاهور، ۲۰۰۰ء/۱٤۲۰ه

۱۷- هاشمی، عبدالقدوس، تقویم تاریخی (قاموس تاریخی)، مرکزی اداره تحقیقات اسلامی، کراچی، ۱۹٦۵ء

کتب انگلیسی:

18 Beale, Thomas William, An Oriental Biographical Dictionary, Manohar Reprints, Delhi, 1971

19. Ethe, Hermann, Catalogue of Persian Manuscripts in the Library of India Office, Vol.1, London, 1903

مجلّات:

۲۰- اختر چیمه، ڈاکٹر محمد، مقاله: نگاهی به احوال و آثار شاه ابو المعالی، شامل: فصلنامه دانش، شماره ٦۲-٦۳، ۱۳۷۹ه ش

۲۲- شجاع الدین، محمد، مقاله: سید علیم اللّٰه جالندهری، شامل مجله: دارالفرقان، بیگم پوره، لاهور، جون ۱۹۵۷ء

اشاریہ

اشخاص

کن

کتب

مجلّات